

ع - يم - حسين الرسك

H. M. Husain Trust



\text{\te}\text{\text{\text{\text{\text{\text{\text{\text{\text{\text{\tett}\text{\t  اطاعت رسول الما قرآن مجيدي روشي ميں

بلال عسد الحي منى ندوى

ي - يم-سين رسي

H. M. Husain Trust

| پې پ  |                 |                    |
|---|-----------------|--------------------|
| اطاعت رسول (ﷺ)<br>قرآن مجید کی روشنی میں  |                 |                    |
| بلال عسب دالحی حمنی ندوی  |                 | مصنفصفحات<br>تعداد |
| چالیس (۴۰)  |                 | صفحات              |
| ایک بزار(۱۰۰۰)  |                 | تعرار              |
|   |                 |                    |
| انسباب<br>محترم تایابایاسات<br>"  |                 |                    |
| ينت معممان حيدرآبادي)   |                 |                    |
|   |                 |                    |
| ای استان طرست استان طرست استان طرست استان طرست استان المرست المستان المرست المستان المرست المستان الم |                 |                    |
| H. M. Husain Tr<br>E-Mail: hmhamuwash@ya<br>Cell: +91-709516867   | ust<br>thoo.com |                    |

| قرآن مجيد كي روشي ميل                      | اطاعت رسول (羅)                                      |
|--|---|
| 9  | عقيده ومل مين اطاعت رسول                            |
|  | اطاعت كى ترغيب                                      |
| 17   | ظامرى طور بربات ندمان خاستيجد                       |
| 10   | برحال شن اطاعت                                      |
| 17   | نافرمانون كاانجام                                   |
| **************************************     | الل كتاب كالكار                                     |
| ۲۳   | مانے پراللہ کا خاص انعام<br>کفارومنافقین کا طرز عمل |
| ۲۴   | كفارومنافقين كاطرزعمل                               |
| ري دري | اطاعت رسول پرسب سے براانعام خداو                    |
|  | اسوة حسنه   |
| M  | فيصلكن  |
| ۳۲   | عظمت واطاعت   |
| ۳۴   | اسوه کاملہ  |
| ۲۵   | اطاعت مطلقه   |
| ۳۸   | ايمان كا تقاضه                                      |

#### ونير الدالة التعالية

# اطاعت رسول (機) قرآن مجد كي روشي مين

اللہ کے رسول مداللہ کی اطاعت ایمان کا حصہ ہے، جو تحص المخضور مدالہ کی اطاعت كوضرورى ندهجےوہ ايمان سے خارج بي جھنا كمرف قرآن مجيد پہنچادينا آپ میلونو کا کام تفاوه آپ نے پہنچادیا اب اس پھل کرلینا ہی کافی ہے، پیغام قرآن كمنافى ہے بہم قرآن كے ظلف ہے اور بغيرآب ميلائل كا اتباع كقرآن يمل مكن بى بيس ، ايك تواس وجهد ال محر آن مجيد مين اعمال كاحم ديا كيا المحمراس كى تفصيلات المخضور ملطالا فرمانی بی، جب تک آدمی ان تفصیلات سے واقف نہ ہواس وفت تك وه ان احكامات قرآني يرمل تبيل كرسكتا، دوسرى بات بيه يه كرآن مجيد ميل بيبيوں جكم ريا حميا ہے كماللد كرسول ميلائل كا اطاعت ويروى كى جائے اب الركوتي مخض حضور ميليانني اطاعت كوضروري تبيس سجهنا كويا كدوه قرآني علم كوضروري نہیں سمجھتا، اور کسی بھی قرآئی تھم کوضروری نہ جھناا نکارقر آن کے مرادف ہے۔ برایت کوالندنعالی نے آپ میلائو کی پیروی کے ساتھ جوڑا ہے، ارشاد موتا ہے: هوران تطيعوه تهتدواه (النور: ٤٥) (اوراكرتم ان كى بات مانو كي توبدايت باجاؤك)

ہدایت کاراستہ تنہا کہی ہے کہ ہرمعاملہ میں آپ مدارات کے دیئے ہوئے راستہ پر چلا جائے، اس سے بات واضح ہوگئ کہ جو جتنازیادہ اسوہ رسول مدارات کو اختیار کرے گا اتنابی وہ ہدایت پر ہوگا، اسی لیے سورہ فاتحہ میں ہدایت کی جو دعابار بار ما تکی جاتی ہے:

(الفاتحة: ٦)

﴿ المدنسا الصراط المستقيم ﴾

(المين سيرهارات ليال)

ال كفورالعديد كهدويا كيا:

(الفاتحة: ٧)

﴿ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنعَمتَ عَلَيْهِم ﴾

(ان لوكول كاراست جن يرتونے انعام كيا)

اورظاہرہمنعم علیہ بندوں میں سب سے اونچامقام سیدالانبیاء مدالانہ کا ہے، اس سے بھی بیہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ ہدایت کا حصول میں بیروی سے جڑا ہوا ہے۔

قرآن مجيد مين المخصور مين الله كاطاعت كالتم مختلف پيرايون مين ديا گيا ہے، اور اطاعت نہرايون مين ديا گيا ہے، اور اطاعت نہر نے پرسخت وعيدين ارشاد فرمانی گئی ہيں، سورهُ آل عمران ميں ارشاد ہے:

﴿ قُلُ أَطِينُهُ وَاللَّهُ وَالرَّسُولَ فَإِن تَوَلُّوا فَإِنَّ اللَّهَ لاَ يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ﴾ الْكَافِرِين ﴾ الْكَافِرِين ﴾ الْكَافِرِين ﴾

(آپ کہدو بچے کہ اللہ اور رسول کی بات مانو پھر اگروہ منھ پھیرلیں تو اللہ انکار کرنے والوں کو پہند نہیں فرماتا)

اس آیت شریفه سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اطاعت نہ کرنا کفر کے قریب پہنچا دیتا ہے، اب اگر کوئی محض غفلت کی بنا پر کوتا ہی کرتا ہے تو اس کا کمل نہایت نامناسب ہے، اہل ایمان کوزیبانہیں کہ وہ غفلت میں پڑ کر حضور مدالا کا مبارک طریقہ چھوڑیں اور اگر کوئی روگر دانی کرتا ہے، جان ہو جھ کراعراض کرتا ہے اور اطاعت کوضر وری نہیں

سمجھتا تو وہ گفرتک بھنج جاتا ہے، حقیقت میں "تسولسی" کے معنی ہی ہی ہیں بعنی جان بوجھ کراعراض کرنا، آپ مداللہ کی کسی بات سے اعراض اورا نکار گفر ہے۔

سورهٔ نماء کی ایک آیت میں بات اور صاف کردی گئی که آنخضور میرالان کی اطاعت حقیقت میں اللہ کی اطاعت میں اللہ کی اطاعت ہے، اگر کوئی اللہ کی اطاعت کرنا چاہتا ہے تواس کو رسول اللہ میرالان کی اطاعت کرنی ہوگی ،ارشاد ہوتا ہے:

﴿ مُن يُطِع الرَّسُولَ فَقَدُ أَطَاعَ اللّهَ وَمَن تَوَلَّى فَمَا أَرْسَلُنَاكَ عَلَيْهِمُ خَفِينظاً ﴾ عَلَيْهِمُ خَفِينظاً ﴾ (النساء: ٨٠)

(جس نے رسول کی اطاعت کی تواس نے اللہ کی اطاعت کی اور جو پھر گیا تو ہم نے آپ کوان پر کوئی داروغہ بنا کرنہیں بھیجا)

آیت کا اگلاحصہ جہاں آپ میرائی کسلی کے لیے ہے وہیں اس میں اطاعت نہ کرنے والوں اور انکار کرنے والوں کے لیے ایک جمکی بھی ہے، اگرلوگ آپ کی بات نہیں مانے، پیروی نہیں کرتے، تو اس کا آپ میرائی کونہ کوئی نقصان ہے اور نہ آپ پر کوئی ذمہ داری ہے، کیکن نافر مانی کرنے والوں کے لیے شخت خطرہ کی بات ہے۔

اگلی آیت میں بیروضاحت بھی کی جارہی ہے کہ صرف زبان سے اطاعت کا اقرار کرلینا کافی نہیں ہے بلکہ بیراقرار دل کی گہرائیوں کے ساتھ ہو، ورنہ تو بینفاق کی فتم ہے، منافقین کے طرز عمل کاذکر کرتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے:

﴿ وَيَقُولُونَ طَاعَةٌ فَإِذَا بَرَزُوا مِنُ عِندِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنَهُمُ غَيرَ اللّهِ وَيَوكُ لَلّهُ يَكُتُبُ مَا يُبَيّتُونَ فَأَعُرِضُ عَنْهُمُ وَتَوكَّلُ اللّهِ وَكَيُلاً ﴾ على اللّهِ وَكَيُلاً ﴾ (النساء: ٨١) على اللهِ وَكَفُى بِاللّهِ وَكِيلاً ﴾ (النساء: ٨١) (اوروه كم بين فرمان بردارى قبول م پهر جب آپ كي پائل سے نكلتے بين فرمان بردارى قبول م پهر جب آپ كي پائل سے نكلتے بين قرابك گروه را تون رات جوبات آپ كهدر م شائل

کے خلاف مشور ہے کرتا ہے اور وہ جو کچھ دانوں کو مشور ہے کرتے ہیں اللہ وہ سب لکھ رہا ہے، بس آپ ان سے اعراض سیجے اور اللہ پر محروسہ رکھے اور کام بنانے کے لیے اللہ بی کافی ہے)

سورة ما كده شر ارشاد موتاب:

﴿ وَأَطِينَ عُوا اللّه وَأَطِينَ عُوا الرّسُولَ وَاحُذَرُوا فَإِن تَوَلَّيْتُمُ فَاعُلَمُوا أَنْمَا عَلَى رَسُولِنَا الْبَلاعُ الْمُبِينَ ﴿ (المائدة: ٩٢) فَاعُلَمُوا أَنْمَا عَلَى رَسُولِنَا الْبَلاعُ الْمُبِينَ ﴾ (المائدة: ٩٢) (اورالله كى اطاعت كرواور چوك رمو پر (اورالله كى اطاعت كرواور چوك رمو پر اگرتم نے روگردانى كى تو جان لوكه بمارے رسول كا كام تو صاف اگرتم نے روگردانى كى تو جان لوكه بمارے رسول كا كام تو صاف صاف بنجاد يناہے)

اس آیت میں بری احتیاط کی ہدایت کی جارہی ہے کہ کوئی کام بھی نافر مانی کانہ ہو، اور آدمی مجھونک کرفترم رکھے اور ہوشیار رہے کہ کوئی فقدم بھی اللہ کے رسول میں اللہ کے طریقہ کے خلاف ندا محصے یائے۔

ای مضمون کی آیت سورهٔ تغاین میں بھی ہے:

﴿ وَأَطِينُهُ وَاللَّهُ وَأَطِينُهُ وَأَطِينُهُ وَاللَّهُ وَأَطِينُهُ وَاللَّهُ وَأَطِينُهُ وَاللَّهُ وَأَطِينًا عَلَى رَسُولِنَا الْبَلَاعُ الْمُبِينُ ﴾ (التغابن: ١١) (التغابن: ١١) (اورالله كى اوررسول كى بات ما تو پھر اگرتم منھ پھر تے ہوتو ہمارے

ر سول کی ذمه داری تو (پیغام) صاف صاف پہنچادینای ہے) رسول کی ذمه داری تو (پیغام) صاف مینچادینای ہے)

رسون ی دمدداری تو (پیغام) صاف صاف پہچادیا ہے : قرآن مجید میں جا بجااللہ کے ساتھاس کے رسول کی اطاعت کا تھم ہے، ارشادہ: ﴿وَأَطِينُعُوا اللّهَ وَرَسُولَهُ إِن كُنتُم مُّوُمِنِينَ ﴾ (الأنفال: ۱) (اوراللہ اوراس کے رسول کا تھم مانوا گرتم واقعی ایمان والے ہو) اللہ اوراس کے رسول کی اطاعت کو ایمان کی بنیاد قرار دیا جارہا ہے۔

ایک میدارشادی:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّهَ وَرَسُولَهُ وَلاَ تَوَلُّوا عَنْهُ وَأَنتُمُ وَاللّهُ وَرَسُولَهُ وَلاَ تَوَلُّوا عَنْهُ وَأَنتُمُ تَسْمَعُون ﴾ تُسْمَعُون ﴾ (الأنفال: ٢٠)

(اے ایمان والو! اللہ اوراس کے رسول کی بات مانو اوراس سے روگروانی مت کروجبکہ تم سن رہے ہو)

مورة انفال شرارشادب:

﴿ وَأَطِينُهُ وَاللّهَ وَرَسُولَ هُ وَلا تَنَازَعُواْ فَتَفُشَلُواْ وَتَذَهَبَ وَيُحُكُمُ وَاصَبِرُواْ إِنَّ اللّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴾ (الأنفال: ٤٦) (يُحُكُمُ وَاصَبِرُواْ إِنَّ اللّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴾ (الأنفال: ٤٦) (اورالله اوراس كرسول كى بات مانواورا پس ميس جُمَّرُ امت كرنا ورنتم محت بارجاؤك اورتمهارى موا اكمرُ جائے كى اور جے رمو بيشك الله جنے والول كساتھ ہے)

عقيده وكمل مين اطاعت رسول

سوره محرك ايت مين فرماياكيا:

﴿ إِلَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تَبُطِلُوا وَكَا تَبُطِلُوا أَعُمَالَكُم ﴾ أَعُمَالَكُم ﴾ (محمد: ٣٣)

(اے وہ لوگوجوا بیان لائے ہواللہ کی بات مانو اور رسول کی بات مانو اورائے کاموں کو بربادمت کرو)

طاقت جب ہی پیدا ہوگی جب وہ کمل اللہ اور اس کے رسول میں لا کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق کیا جائے، ورنہ گویا کہ وہ کمل باطل ہے، بے حقیقت ہے۔ دوسرا پہلووہ ہے جس کا تعلق عقیدہ سے ہے، اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کو ضروری سجھنا ایمان کا حصہ ہے، اور آیت میں پوری وضاحت ہے کہ اللہ کی اطاعت محمن مروری ہے اور رسول کی بھی ، اور حقیقت سے ہے کہ رسول کی اطاعت کے بغیر اللہ کی اطاعت ممکن ہی نہیں ، اب اگر کوئی رسول کی اطاعت کو ضروری نہیں سجھتا تو اس کا عقیدہ اسلام کے مطابق باقی نہیں رہ جا تا، اس کے بعدوہ کتنا ہی اچھا کام کرے، بردی بردی بردی نئیاں انجام دے سب بے حقیقت اور باطل ہیں، اس لیے آیت میں فرمایا کہ اپنے انگلیاں انجام دے سب بے حقیقت اور باطل ہیں، اس لیے آیت میں فرمایا کہ اپنے انگلیاں انجام دے سب بے حقیقت اور باطل ہیں، اس لیے آیت میں فرمایا کہ اس وقت معتبر

دوسرى آيت شي ارشاد موتاب:

﴿ وَإِن تُطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَا يَلِتَكُم مِّنُ أَعُمَالِكُمُ شَيْئًا ﴾ (الحجرات: ١٤)

موكاجب النداوراس كرسول ميلانكي اطاعت كوضروري سمجها جائے۔

(اور اگرتم اللہ اور اس کے رسول کی پیروی کرو گے تو وہ تہارے کا موں میں پھھ بھی کم نہرے گا) کاموں میں پھھ بھی کم نہرے گا)

اعراب (بدؤوں) سے متعلق بیآ بت نازل ہوئی تھی جن میں بہت سے صرف فائدہ اٹھانے کے لیے مسلمان ہوگئے تھے، نہ وہ اللہ کے رسول میں اللہ کی پیروی کو ضروری سجھتے تھے اور نہ اسلام کی تعلیمات سے ذاقف تھے، ان سے کہا جارہا ہے کہا گر تم اطاعت کو فرض عین جانو اور اس میں کوتا ہی نہ کروتو اللہ تعالی تمہارے کا موں کا پورا اجر تہہیں عطافر مائے گا، اس لیے کہا عمال کی قبولیت ایمان پر شخصر ہے، اور ایمان جب بی قابل قبول ہے جب اللہ اور اس کے رسول میں اللہ کی قابل کی جائے۔

#### اطاعت كانزغيب

جس طرح اطاعت نه كرنے برسخت وعيدوں كا تذكره ہے اسى طرح اطاعت كرنے بروعدوں اور اللہ تعالى كا نعامات كا بھى جابجا تذكره كيا كيا ہے، ارشاد بوتا ہے:

﴿ وَأَقِيدُ مُوا السَّلَا مَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمُ

تُرْحَمُون ﴾

(النور: ٥٦)

(اور نماز قائم رکھواور زکوۃ دیتے رہواور رسول کی بات مانے رہو

تاكر المنت الا

اس آیت سے بیاشارہ بھی ماتا ہے کہا قامت صلاۃ اورایتاء زکوۃ اسی وقت ممکن ہے جب اطاعت رسول ہو، جب اعمال اطاعت رسول کے ساتھ کئے جائیں گے تو اللّٰہ کی رحمت متوجہ ہوگی، اسی مضمون کو دوسری آیت میں یوں بیان فر مایا گیا ہے:

﴿ وَالْمُ وُمِنُونَ وَالْمُ وُمِنَاتُ بَعُضُهُمُ أُولِيَاء بَعُضِ يَأْمُرُونَ وَالْمُ وَمِنَاتُ بَعُضُهُمُ أُولِيَاء بَعُضِ يَأْمُرُونَ بِالْمَ عَرُوفِ وَيَنْهَونَ عَنِ الْمُنكرِ وَيُقِينُمُونَ الصَّلاَةَ وَيُوتُونَ اللّٰهَ مَرْسُولَةً أُولَيْكَ سَيَرُ حَمُهُمُ اللّٰهُ إِنَّ اللّٰهَ اللّٰهِ اللّٰهِ وَرَسُولَةً أُولَيْكَ سَيرُ حَمُهُمُ اللّٰهُ إِنَّ اللّٰهَ عَرِيْزٌ حَكِيْم ﴾ (التوبة: ۲۷)

(اورایمان والے مرداورایمان والی عورتیں ایک دوسرے کے مددگار بیں، وہ بھلائی سکھاتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں یک لوگ ہیں جن پراللہ کی رحمت ہونے والی ہے بیک اللہ زبر دست ہے حکمت والا ہے)

اس آیت شریفہ میں بھی سب کاموں کے بعد بنیادی کام جو مذکور ہے وہ اس آیت شریفہ میں بھی سب کاموں کے بعد بنیادی کام جو مذکور ہے وہ اطاعت ہے، اللہ کی اور اس کے رسول میں رسول میں کا سے بھی یہی اشارہ ملتا ہے کہ

سب کامول کی قبولیت اطاعت پر منحصر ہے، اور جب اطاعت ہوگی تو اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت متوجہ ہوگی:

﴿ أُولَئِكَ سَيَرُ حَمُّهُمُ اللَّهُ ﴾ (التوبة: ٧١)

(بیروه لوگ ہیں جن پراللد کی رحمت ہونے والی ہے)

ايك جدعموى انداز مين سيات كي گئ:

﴿ وَأَطِيعُوا اللّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرُحَمُونَ ﴾ (آل عمران: ١٣٢) (اورالله الله وَالرَّسُولَ لَعَلّمُ مُرُومً كِياجائے)

سورهٔ نساء کی آیت میں ارشاد موتاہے:

﴿ وَمَن يُطِعِ اللّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الّذِينَ أَنْعَمَ اللّهُ عَلَيْهِم مَّنَ النّبِينَ وَالسَّالِحِينَ وَحَسُنَ مِنَ النّبِينَ وَالسَّالِحِينَ وَحَسُنَ وَالشّهَدَاء وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيعًا ثَهُ ذَلِكَ الْفَضُلُ مِنَ اللّهِ وَكَفَى بِاللّهِ عَلِيما ﴾ أُولَئِكَ رَفِيعًا ثَهُ ذَلِكَ الْفَضُلُ مِنَ اللّهِ وَكَفَى بِاللّهِ عَلِيما ﴾

(النساء: ۹۱-۱۹)

(اور جولوگ الله اور رسول کی پیروی کریں گے تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہول گے جن پراللہ نے انعام فر مایا بعنی انبیاء صدیقین وشہداء اور نیکو کا راور بیر کیا ہی خوب ساتھی ہیں، یہ ضل اللہ ہی کی طرف سے ہے اور اللہ ہی کاعلم کافی ہے)

اس آیت شریفہ میں اطاعت پر اللہ کی طرف سے بڑے مرتبہ کا ذکر ہے، ایسا شخص انبیاء وصدیقین کے ساتھ ہوگا، لیکن یہاں بیلحوظ رہے کہ کملی طور پر بیاطاعت زندگی کے ہرشعبہ میں پائی جائے، آدمی پھونک کرقدم رکھے کہ ہیں قدم اللہ کے ہرشعبہ میں پائی جائے، آدمی پھونک کرقدم رکھے کہ ہیں قدم اللہ کے دسول میں لائے سے ہٹ نہ جائے۔

آیت کے آخری حصہ سے بیہ بات بھی واضح کی جارہی ہے کہ بیرسب کھی فن

ارادہ بی سے نہیں ہوتا ، ارادہ اور کوشش کے ساتھ اللہ سے دعا کی جائے کہ اس کی مرد اور فضل سے بی سب کام ممکن ہیں اور ﴿ کُفَی بِاللّهِ عَلِیْماً ﴾ کاجملہ بتارہا ہے کہ مفن وعویٰ کافی نہیں ہے ، اللہ تعالیٰ کے یہاں سب کھر اکھوٹا کھلا ہوا ہے ، کتنا حصہ میں اتباع نبی میر الله کے ساتھ ہے ، اور کتنا حصہ اس سے ہٹا ہوا ہے سب اللہ کے علم میں ابتاع نبی میر الله کے ساتھ کے ، اور کتنا حصہ اس سے ہٹا ہوا ہے سب اللہ کے علم میں ہے ، اس لیے دھیان رکھنے کی ضرورت ہے ، کوشش پوری کی جائے ، اللہ سے مدوطلب کی جاتی رہے اور دھیان قائم رکھا جائے تو انشاء اللہ اللہ کا ایسا بندہ متبع سنت حقیقت میں شار کیے جانے کے قابل ہے۔

سورہ نساء میں میراث کی تقسیم کو تفصیل سے بیان کرنے کے بعدار شاد ہوا:

﴿ تِلْكَ حُدُودُ اللّهِ وَمَن يُطِعِ اللّهَ وَرَسُولَهُ يُدُخِلُهُ جَنّاتٍ

تَحْرِیُ مِن تَحْتِهَا الْآنَهَارُ خَالِدِیْنَ فِیُهَا وَذَلِكَ الْفَوُرُ ثَحْرِیُ مِن تَحْتِهَا الْآنَهَارُ خَالِدِیْنَ فِیُهَا وَذَلِكَ الْفَوُرُ الْعَظِیْم ہُ وَمَن یَعْصِ اللّهَ وَرَسُولَهُ وَیَتَعَدَّ حُدُودَهُ یُدُخِلُهُ نَاراً

الْعَظِیْم ہُ وَمَن یَعْصِ اللّهَ وَرَسُولَهُ وَیَتَعَدَّ حُدُودَهُ یُدُخِلُهُ نَاراً

خَالِداً فِیها وَلَهُ عَذَابٌ مَّهِیْن ﴾ (النساء: ١٣-١٥)

(بیاللہ کے (طے کردہ) صدود بین اور جو کی اللہ اور اس کے رسول کی بین ہیں جاری ہوں گی ،ان میں وہ بمیشہ ہمیش رہیں گے اور یہی نیر دیردست کامیا ہی ہے،اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافر مانی کرے روز خ کی اور اس کے رسول کی نافر مانی کرے گا اور اس کے (دوز خ کی اللہ اس کو (دوز خ کی ایک میں وہ ہمیشہ پڑار ہے گا اور اس کے لیے بڑاؤلت آمیز عذا ہے)

کی ) آگ میں داخل کرے گا اس میں وہ ہمیشہ پڑار ہے گا اور اس کے لیے بڑاؤلت آمیز عذا ہے)

قرآن مجید میں جہال کہیں بھی اللہ کی اطاعت کا تذکرہ ہے وہیں اللہ کے رسول میں اللہ کی اطاعت کا جمال کی جہاں کہیں ہیں ایک توبہ رسول میں اللہ کی اطاعت کا بھی تذکرہ ہے، اس سے دوبا تیں صاف کی گئی ہیں ایک توبہ

کہ نجات کے لیے تنہا اللہ کی اطاعت کافی نہیں، رسول کی اطاعت بھی ضروری ہے محرچہ رسول کی اطاعت حقیقت میں اللہ ہی کی اطاعت ہے، جیسا کہ گزرچکا کہ

﴿ مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدُ أَطَاعَ اللَّهُ ﴾

(جس نے رسول کی اطاعت کی تواس نے اللہ کی اطاعت کی)

لیکن وہ با تیں جوآپ میلائل نے ارشاد فرما کیں اور ان کی نسبت ظاہر میں اللہ کی طرف نہیں فرمائی ان سب پڑمل کرنا ضروری ہے، دوسری بات بیہ ہے کہ آپ کی اطاعت کے بغیر اللہ کی اطاعت ممکن نہیں، اللہ کے احکامات کی تشریحات و تفصیلات کا تنہا ایک ہی فرریعہ ہے، اور وہ رسول اکرم میلائل کی ذات گرای ہے، آیت شریفہ میں بات دوٹوک انداز میں کہدی گئی ہے جوکوئی اطاعت کرے گااس کوجنتوں میں داخل کیا جائے گا، اور جو نافر مانی کرے گااس کوجنتوں میں داخل کیا جائے گا، اور جو ظاہری طور بربات نہ مانے کا نتیجہ ظاہری طور بربات نہ مانے کا نتیجہ

غزوهٔ احدی موقع پر آنخصور میلی الم از در جبل الرماة "پرتیراندازول کومتعین فرمایا تفااور حکم دیا تفاکه وه کسی صورت میں وہاں سے نہ شیل کین جب فتح نظر آنے گئی اور لوگ مال غنیمت کی طرف بر صفے تو ان لوگوں کو بھی خیال ہوا کہ ذمہ داری پوری ہوگئی اور ان میں سے ایک تعدا داپی جگہ سے بٹی ، اس ظاہری نافر مانی کا نتیجہ ظاہری محکست کی شکل میں سامنے آیا ، اور امت کو بیر پیغام دیا گیا کہ اسے ہر صورت میں اپنے نبی کی بات مانی ہے ، ارشاد ہوا:

﴿ إِذْ تُصَعِدُونَ وَلاَ تَلُوُونَ عَلَى احْدِ وَالرَّسُولُ يَدُعُوكُمْ فِي الْحَدِ الرَّسُولُ يَدُعُوكُمْ فِي أَخْدَرَاكُمْ فَأَنَّابَكُمْ غَمَّا بِغَمَّ لَكَيْلاً تَحْزَنُوا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلاَ أَخُدَرَاكُمْ فَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴾ (آل عمران: ١٥٣) مَا أَصَابَكُمْ وَاللّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴾ (آل عمران: ١٥٣) (جبتم اور چرصح جارب تصاور سي ومركر و يكف بهي نه تصاور (جبتم اور چرصح جارب عصاور سي كومركر و يكف بهي نه تصاور

رسول پیچے سے تہ ہیں آوازیں دے رہے تھے تو اس نے تہ ہیں تک کرنے کی یاداش میں تک کیا تا کہتم اس چیز پرغم نہ کروجو تہ ہارے ہاتھ سے لکل می اور نہ اس پر جو تہ ہیں مصیبت لاحق ہو کی اور تم جو پچھ کرتے ہواللہ اس سے خوب واقف ہے)

" جبل الرماة" سے لوگوں کے مٹنے کے بعد خالد بن الولید جواس وقت مشرکوں کے ساتھ الررہ ہے تھے ان کوموقع مل گیا انہوں نے پشت سے حملہ کیا جس سے مسلمان تتر بتر ہو گئے اور پہاڑ پر چڑھنے گئے، آنحضور میں الائم واز دے رہے تھے مگر ہنگامہ میں آواز سنائی نہیں پڑتی تھی، بالآخر حضرت کعب بن مالک نے چلا چلا کر پکار اتو لوگ جمع ہوئے، اللہ فرما تا ہے:

﴿ فَأَنَّا بَكُمْ غَمَّا بِغَمُّ ﴾ (تواس نِتَهِ بِينَ مَنْكَ كرنے كى بإداش مِين تَكَ كيا) يعنى أيك غلطى كى وجه سے صورت حال بَكْرُكْنى اوراس كا نقصان اٹھا نا پڑا۔

#### برحال شراطاعت

الله كرسول معلالا كا طاعت برحال ميں لازم ہے، صحابة واولين مخاطب تھے اوران كى اطاعت كا حال بي تھا كەلىكى فرما نبردارى كے نمو نے شايد بى د كيھنے ميں آئيں، شراب كى حرمت كا اعلان ہوا، آنحضور معلولا نے قاصد بھيجا تا كه لوگوں كو بتادے، آنحضور معلولا كى طرف سے اعلان ہوا اور لوگوں نے منص سے لگے جام توڑ ديئے، (۱) آنحضور معلولا كى طرف سے اعلان ہوا اور لوگوں نے منص سے لگے جام توڑ ديئے، (۱) ايک مرتبه خطبه كے ليے آپ معلولا كھڑ ہے ہوئے اور فرما يا كه لوگ بيلے جا كيں جو جہاں كھڑ اتھا وہيں بيٹھ كيا، جو حضرات ابھى معجد ميں داخل ہور ہے تھے وہ درواز ہے بى پر بيٹھ كئے آگے آ جاؤ، انہوں نے فرما يا كہ ابن كے ، آپ معلولا نے فرما يا كہ اربے تم وہيں بيٹھ كئے آگے آ جاؤ، انہوں نے فرما يا كہ ابن

<sup>(</sup>۱)صحیح مسلم: ۲۲۱ع

ام عبد (عبدالله بن مسعود رضی الله عنه) کوزیبانہیں کہ آپ فرمائیں بیٹے جاؤ پھر وہ کھڑا رہے، (ا) ایک صحابی رہنم کا لباس پہن کر آئے، آنحضور میلی ہیں نے ناپندیدگی ظاہر فرمائی، وہ مجلس سے نکل کر گئے اورا تارکراس کوآگ لگادی، لوگوں نے کہا کہ ورتوں کے کام آجائے گا ضائع نہ کرو، کہنے لگے کہ جس کواللہ کے رسول میلی ہیں نے ناپند کیااس کو باقی رکھنا مجھے گوارہ نہیں (۲) اس طرح کے نہ جانے گئے واقعات ہیں جواطاعت کے باب میں عنوانات کا درجہ رکھتے ہیں اور رہتی دنیا تک کے لیے نمونہ ہیں، ایسے حضرات باب میں عنوانات کا درجہ رکھتے ہیں اور رہتی دنیا تک کے لیے نمونہ ہیں، ایسے حضرات کے بارے میں قرآن مجید آپ میلی کی زبانی کہلوا تا ہے:

﴿ فَإِنْ حَاجُوكَ فَقُلُ أَسُلَمْتُ وَجُهِى لِلَّهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ﴾

(ال عمران: ۲۰)

(پھربھی اگروہ آپ سے جمت کریں تو آپ فرماد بیجے میں نے اور میری بات مانے والوں نے اپنی ذات کواللہ کے حوالہ کردیا ہے)
میری بات مانے والوں نے اپنی ذات کواللہ کے حوالہ کردیا ہے)
آنحضور میرالا نے ایسے لوگوں کواللہ کے حکم سے اپنے ساتھ شامل فرمایا ہے اور
یقینا یہ حضرات صحابہ کے لیے ایک بڑی گواہی ہے۔

نافرمانول كاانجام

بات نه مانے والوں اور نافر مانی کرنے والوں کے انجام کا تذکرہ قرآن مجید میں متعدد جگہ کیا گیا ہے، ایک جگہ ان کی حسرت ویاس کو بیان کرتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے:

﴿ يَوْمَ مِنْ إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا وَعَصَوا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّى بِهِمُ

الْآرُض ﴾

(النساء: ٢٤)

(جنفول نے انکار کیا اور رسول کی بات نہ مانی اس دن وہ تمنا کریں کے کہ کاش کہ وہ مٹی میں ملاویتے محتے ہوتے)

<sup>(</sup>۱)سنن أبي داؤد: ۱۰۹۳ (۲)سنن أبي داؤد: ۲۸ ع

سورة انفال میں اللہ اور اس کے رسول مدالا کی نافر مانی کرنے والوں اور ان سے دشمنی مول لینے والوں کو سخت آگاہی دی جارہی ہے:

﴿ وَمَن يُشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴾

(الأنفال: ١٣)

(اورجوكوكى النداوراس كےرسول سے مثمنی مول ليتا ہے تو بلاشبداللد سخت سرزاد بينے والا ہے)

اور حقیقت بیہ ہے کہ آنخضور میلی کی نافر مانی وہی کرے گا جواپی خواہشات کے پیچھے چلے گا، اس کے سامنے صرف اپنی چاہتیں اور دولت وعزت کی ہوس ہوگی، اس کونہ سے کی تلاش ہوگی اور نہ وہ اپنے خالق و مالک کی طرف سے آئے ہوئے ق کو پیچا نتاجا ہے گا، ارشا دربانی ہے:

﴿ وَمَنُ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مَا اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهُدِئ الْقَوْمَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهُدِئ الْقَوْمَ الظَّالِمِين ﴾ الْقَوْمَ الظَّالِمِين ﴾ الْقَوْمَ الظَّالِمِين ﴾

(پھراگر وہ آپ کا جواب نہیں دیتے تو جان لیجے کہ وہ بس اپنی خواہشات پر چلتے ہیں اور اس سے بردھ کر گمراہ کون ہوگا جواللہ کی مدایت کوچھوڑ کراپی خواہش پر چلے، بیشک اللہ ظالم لوگوں کو مدایت نہیں دیتا)

جولوگ اسلام ظاہر کرتے تھے اور ان کے اندر کفر ونفاق بھر اہوا تھا وہ آنخضور میں اسلام طاہر کرتے تھے، اور لگتا تھا کہ بہت توجہ سے بات س رہے ہیں، لیکن میں آتے تھے، اور لگتا تھا کہ بہت توجہ سے بات س رہے ہیں، لیکن جب باہر نکلتے تو تمسخر کا انداز اختیار کرتے اور ان کے اندر کا نفاق باہر آنے لگتا تھا، اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے بارے میں فرما تا ہے کہ اللہ نے ان کے دلوں کو مہر بند کر دیا ہے، تعالیٰ ایسے لوگوں کے بارے میں فرما تا ہے کہ اللہ نے ان کے دلوں کو مہر بند کر دیا ہے،

اور فرمایا کہ بیخواہش پرست اور نفس پرست لوگ ہیں، ایسے لوگوں کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿ وَمِنهُ مَ مَّن يَسُتَمِعُ إِلَيْكَ حَتَّى إِذَا خَرَجُوا مِنَ عِندِكَ قَالُوا لِلَّذِيْنَ أُوتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ آنِفاً أُولَئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى لِلَّذِيْنَ أُوتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ آنِفاً أُولَئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَاتّبُعُوا أَهُوَاء هُم ﴾ (محمد: ١٦)

(اوران میں وہ بھی ہیں جو کان لگا کرآپ کی بات سنتے ہیں پھر جب
آپ کے پاس سے نکلتے ہیں تو اہل علم سے پوچھتے ہیں کہ انھوں نے
ابھی کیا کہا؟ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگادی ہے اور
وہ اپنی خواہشات پر چلے ہیں)

ایک آیت میں کفر کا اللہ کے راستہ سے روکنے اور اللہ کے رسول میں اللہ سے وشمنی کرنے کا ایک ساتھ تذکرہ کیا گیا ہے اور پھر ارشاد ہوتا ہے کہ یہ چیزیں وہ ہیں جو برے سے برے کام کو بے کار کردیتی ہیں اور ایسا کرنے والے کسی کا نقصان نہیں کرتے بلکہ اپنا نقصان کرتے ہیں ،ارشاد ہے:

﴿ إِنَّ اللَّهِ وَشَاقُوا الرَّسُولَ مَ اللَّهِ وَشَاقُوا الرَّسُولَ اللَّهِ وَشَاقُوا الرَّسُولَ مِن بَعُدِمَ اللَّهَ مَن اللَّهُ مَا اللَّهُ مُن اللَّهُ مَن اللَّهُ مَن اللَّهُ مَن اللَّهُ مَا اللَّهُ مَن اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مِن اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مِن اللَّهُ مِن اللَّهُ مِن اللَّهُ مَا اللَّهُ مُن اللَّهُ مِن الللللِّهُ مِن الللَّهُ مِن الللّهُ مِن اللَّهُ مِن اللَّهُ مِن اللَّهُ مِن اللللللِّ

(یقیناً جنھوں نے انکار کیا اور اللہ کے راستہ سے روکا اور اپنے پاس راہ ہدایت آنے کے بعد بھی رسول سے رشمنی کی وہ ہر گز اللہ کونقصان نہیں پہنچا سکتے اور وہ ان کے سب کام غارت کردےگا) سور کا نساء میں بھی اسی مضمون کو وضاحت کے ساتھ یوں بیان کیا گیاہے: ﴿ وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعُدِ مَا تَبَیْنَ لَهُ الْهُدَی وَ يَتَبِعُ غَيْرَ سَبِيُلِ الْمُومِنِيُنَ نُولِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصَلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاء تَ مَصِيراً ﴾ مَصِيراً ﴾ مَصِيراً ﴾ مصيراً ﴿ النساء: ١١٥ )

(اور جوسی راستہ سامنے آجانے کے بعد بھی رسول کی مخالفت کرے گا اور اہل ایمان کے راستہ سے ہٹ کر چلے گاتو وہ جدھر بھی رخ کرے گااسی رخ پرہم اس کوڈال دیں مے اور اس کوجہنم رسید کریں مے اور وہ بدترین فیمکانہ ہے)

اس آیت شریفه پس "و یَتَبِعُ غَیْرَ سَبِیلِ الْمُو مِنِینْ" سے بوے قائق سامنے
آگاہ کیا جارہا ہے، اور دوسری طرف بید حقیقت بھی بیان کی جارہی ہے کہ اللہ کے
رسول سیالی کی اطاعت کرنے والے حضرات صحابہ وہ بین کہ کمل اطاعت کر کے مطیع
سے مطاع کے درجہ پر فائز ہوئے اور پھر ہر دور پی ایسے لوگ رہیں گے جواطاعت
کا ملہ کا مظہر ہوں کے اور کمل اطاعت کر کے النہ کے رسول میں ہوگا کہ وہ خود
اطاعت کے قابل ہوں کے ان کا ہر بر کمل اللہ کے رسول میں اللہ کے رسول میں ایک کھی ہے مقام حاصل ہوگا کہ وہ خود
اطاعت کے قابل ہوں کے، ان کا ہر بر کمل اللہ کے رسول میں لیک کی اللہ کے رسول میں لیک کے
املہ کا مقار میں ہوگا ، اس لیے ان کی اطاعت بھی اللہ کے رسول میں لیک کی اطاعت
ہوگی ، اور امت میں ایک ایسا طبقہ ہر دور میں رہے گا جو گمرائی کا شکار نہیں ہوگا اور اس کا
موگا ، اور امت میں ایک ایسا طبقہ ہر دور میں رہے گا جو گمرائی کا شکار نہیں ہوگا اور اس کا
موگا ، اور امت میں ایک ایسا طبقہ ہر دور میں رہے گا جو گمرائی کا شکار نہیں ہوگا اور اس کا
موگا جس کی علی ذندگی بھی پوری طرح اللہ کے رسول میں لیے
موگا جس کی علی ذندگی بھی پوری طرح اللہ کے رسول میں لیک کے موافق ہوگی ، اس لیے
ایک حدیث میں اللہ کے رسول میں لیک ایسا میں ایک کے موافق ہوگی ، اس لیے
ایک حدیث میں اللہ کے رسول میں لیک نا فرانی ا

"لا تحتمع أمتى على ضلالة"(١) (ميرى امت مرابى يمتفق نبيس موسكق)

<sup>(</sup>١) جامع بيان العلم وفضله، في باب معرفة اصول العلم ....رقم: ٠ ٧٣

#### الل كال الله

آب مدالن کی بعثت کے وقت دوقومیں الی تھیں جن کے پاس سابقہ کتب ساويدكى ندكى شكل ميل موجود تعيل، گرچدان ميل شديد تح يفات بوچى تعيل، كين بهت سے احکامات اپنی اصل شکل میں باقی تھے، اور ان کتابوں میں آنحضور میلولائو کی آمد کی خبر دی گئی تھی، ان میں بہودی بردی تعداد میں مدینه منورہ میں مقیم تھے، اور عيسائيول كى بھى ايك بردى تعداداً س ياس كےعلاقوں ميں موجودھى، يبوديوں كاحال توبيرها كدوه آب ملائل كا بعثت سے پہلے اوس وخزرج پربار باربیر بات جنلاتے تھے كمايك في آفے والا ہے اس كے آفے كے بعد ہمارى طاقت سب سے بردھ كر ہوكى ، چونکہ اب تک حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعدان کی اولا دہیں نبوت کا سلسلہ بنو اسحاق مين چلاآر باتفااس كيديبوديول كاخيال بيقاكديدآخرى ني بحى بنواسحاق بى میں ہوگا، کرچہان کی کتابوں میں جو پیشن کوئی تھی اس میں بعض اشارات اس کے موافق ند من مريدان كاندركى خوابش مى جس كوده چهيائے بينے منے، چنانچه جب آب ملالا کی بعثت ہوئی اور اول وخزرج نے ایمان لانے میں پہل کی ، تو یہود یوں کے سینوں پرسانی لوٹ گیا، ان کونہ کی برتری کوارہ تھی اور نہ بنواسحاق سے ہٹ كركسى كافي مونا كواره مواء مونا توبيه جا بيا كاكدوه علامات سے بيجان كرسب سے زیاده آخری نبی کا استقبال کرتے، اس پرایمان لاتے، اور معاون بنتے، وہ بجائے اس کے شدید دھنی پر اتر آئے، اللہ تعالی ایک جگہ ان کی نبیوں کے ساتھ بدعبدی،بدسلوکی،اوران کے متلبراندمزاج کاذکرکرتے ہوئے ارشادفرما تاہے:

﴿ وَلَقَدُ آتَيُنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَقَفَيْنَا مِن بَعُدِهِ بِالرُّسُلِ وَآتَيُنَا عِن بَعُدِهِ بِالرُّسُلِ وَآتَيُنَا عِي عَيْسَى ابُنَ مَرُيَمَ الْبَيْنَاتِ وَآيَّدُنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ أَفَكُلَمَا جَاء عَيْسَى ابُنَ مَرُيَمَ الْبَيْنَاتِ وَآيَّدُنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ أَفَكُلَمَا جَاء كُيْسَى ابْنَ مَرُيَمَ الْبَيْنَاتِ وَآيَّدُنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ أَفَكُم الْمَتَكُمُ الْمُتَكُمُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ ال

وَفَرِيْقاً تَقُتُلُونَ ﴾

(البقرة: ۸۷)

(اوریقیناً ہم نے مویٰ کو کتاب دی اوران کے بعد سلسل رسول بھیج

اور بیسیٰ بن مریم کو کھی نشا نیاں دیں اور روح القدس سے ان کی تائید

کی پھر بھی کیا (ایبانہیں ہوا کہ) جب بھی کوئی رسول تمہارے پاس

الیمی چیزوں کے ساتھ آیا جو تمہاری من چاہی نہ تھیں تو تم اکڑ گئے تو

کچھ(نبیوں) کوتم نے جھٹلا دیا اور پچھ کوئل کرنے پرلگ گئے)

آگے ان کی ہے دھر می اور اس کے نتیجہ میں اللہ کے غضب کا تذکرہ ہے، ارشاد

ہوتا ہے:

﴿ اللَّذِينَ آتَيُنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعُرِفُونَهُ كَمَا يَعُرِفُونَ أَبْنَاء هُمُ وَإِنَّ فَرِيْقًا مُّنَهُمُ الْكِتَابَ يَعُرِفُونَ هُمْ يَعُلَمُونَ ﴾ (البقرة: ١٤٦) فَرِيْقاً مُّنَهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعُلَمُونَ ﴾ (البقرة: ٢٤١) (جن كوجم نے كتاب دى ہے وہ آپ كواس طرح بہجانة ہيں جس

طرح اپنے بیٹوں کو پہچانے ہیں اور یقیناً ان میں کھ لوگ جانے بوجھتے حق کو چھپاتے ہیں)

يى بات سورة انعام بيل جمي كيي كي:

﴿ اللّٰهِ اللّٰهِ الْكِتَابَ يَعُرِفُونَهُ كَمَا يَعُرِفُونَ أَبْنَاء هُمُ الّٰذِينَ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّ

الله تعالى في السهد وهرى كى بنايران كولول يرم برلكادى اورفر مايا: هو كَيْفَ يَهُدِي السَّالِي السَّلِي السَّالِي السَّالِي السَّالِي السَّالِي السَّالِي السَّالِي السَّلْمُ السَّالِي السّ السَّالِي السَّالِي السَّالِي السَّالِي السَّالِي السَّالِي السّالِي السَّالِي السَّالِي السَّالِي السَّالِي ال

الرَّسُولَ حَقَّ وَحَاء هُمُ البَيْنَاتُ وَاللَّهُ لاَ يَهُدِى الْقَوْمَ الرَّسُولَ حَقَّ وَحَاء هُمُ البَيْنَاتُ وَاللَّهُ لاَ يَهُدِى الْقَوْمَ الطَّالِمِينَ المَّأُولَئِكَ حَزَآ وُهُمُ أَنَّ عَلَيْهِمُ لَعُنَةَ اللَّهِ وَالْمَلاَئِكَةِ الطَّالِمِينَ المُحَالِدِينَ فِيهَا لاَ يُحَقَّفُ عَنُهُمُ الْعَذَابُ وَالنَّاسِ أَحْمَعِينَ المُ خَالِدِينَ فِيهَا لاَ يُحَقَّفُ عَنُهُمُ الْعَذَابُ

وَلاَ هُمْ يُنظُرُونَ ﴾ (آل عمران: ٢٦-٨٨)

(الله تعالی ایسے لوگول کو کیسے ہدایت دے سکتا ہے جھوں نے مانے

کے بعد انکار کیا جبکہ انھوں نے مشاہدہ کرلیا کہ رسول برحق ہیں اور
ان کے پاس کھلی نشانیاں آ چیس اور اللہ ایسے ناانصافوں کو ہدایت

نہیں دیا کرتا، ایسے لوگوں کی سزا بہی ہے کہ ان پراللہ کی اور فرشتوں
اور تمام لوگوں کی چونکار ہے، وہ اس میں پڑے رہیں گے، ندان سے
عذاب ہلکا کیا جائے گا اور ندان کومہلت دی جائے گی)

دورك آيت شي ارشاد موتاب:

وَهُ فَإِنْ آمَنُوا بِمِثُلِ مَا آمَنتُم بِهِ فَقَدِ اهْتَدُوا وَإِن تَوَلَّوا فَإِنَّما هُمُ فِي الْفَقَاقِ فَسَيَكُولِيكُهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمِ (البقرة: ١٣٧) فِيقَاقِ فَسَيَكُولِيكُهُمُ اللَّهُ وَهُو السَّمِيعُ الْعَلِيمِ (البقرة: ١٣٧) (تواگروه بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جسے تم ایمان لائے ہوتو وہ راہ پرآ گئے اوراگروہ پھرے ہی رہے تب تو وہ بڑی دشمنی میں پڑے ہی ہی ہیں، بس عقریب اللہ تعالی تمہارے لیے ان سے نمٹ لے گا اور وہ بہت سننے والا بہت جانے والا ہے)

مان براشر كاخاص انعام

الل كتاب كونه مان پرجتنى سخت كليركى كئى اسى طرح مان اورايمان لانے پر دو ہر اجروثواب كاوعدہ بھى كيا گيا، وہ اپنے نبی پرجھی ايمان لا چكے تھے، اب آخری نبی مدید اللہ كوبھی انہوں نے مانا، آپ برايمان لائے توان كے ليے دو گنا اجر ہے، ارشاد ربانی ہے:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهُ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُوُتِكُمُ كِفُلَيْنِ مِن رَّحُمَتِهِ وَيَخُفِرُ لَكُمُ نُوراً تَمُشُونَ بِهِ وَيَغُفِرُ لَكُمُ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٍ ﴾ غَفُورٌ رَّحِيمٍ

(اے ایمان والو! اللہ ہے ڈرواوراس کے رسولوں پر ایمان لاؤوہ ممہیں اپنی رحمت کے دو بھاری حصے عطافر مائے گا اور تمہارے لیے ایسی روشنی فراہم کرے گا جس میں تم چل سکو گے اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والانہایت رحم فرمانے والا ہے)

ایک دوسری آیت میں جہاں ایک طرف کتب ساویہ میں آشخصور میں اللہ کی ایک طرف کتب ساویہ میں آشخصور میں اللہ کی ایک طرف کتب ساویہ میں آشخصور میں اہل کتاب کے ایمان لانے پران کی کامیا بی کا بھی تذکرہ کیا جارہا ہے، ارشادہ:

﴿ الَّذِيُنَ يَتَبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوباً عِندَهُمُ فِي التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُم بِالْمَعُرُوفِ وَيَنهَاهُمُ عِندَهُمُ فِي التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُم بِالْمَعُرُوفِ وَيَنهَاهُمُ عَن السَّمن عَر وَيُحِلُ لَهُمُ الطَّيّباتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ النَّحَبَآئِثَ عَن السَمن عَنهُم وَالْأَعُلالَ الَّي كَانَت عَلَيْهِمُ فَالَّذِينَ وَيَضَعُ عَنهُمُ وَالْأَعُلالَ الَّتِي كَانَت عَلَيْهِمُ فَالَّذِينَ آمِنُولُ مِعَهُ آمنُولُ بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنصَرُوهُ وَاتّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أَنزِلَ مَعَهُ أَولَتِكَ هُمُ المُفَلِحُون ﴾ (الأعراف: ١٥٧) أَولَتِكَ هُمُ المُفَلِحُون ﴾

(جواس رسول کی پیروی کریں گے جونی ای ہے جس کا (تذکرہ) وہ این پاس تورات وانجیل میں لکھا پاتے ہیں جوان کو بھلائی کی تلقین کرے گا اوران کو برائی سے رو کے گا اوران کے لیے پاک چیزیں حلال کرے گا اوران پر سے ان پر حرام کرے گا اوران پر سے ان کے بوجھ کو اور ان پر لدی ہوئی بیڑیوں کو اتارے گا، بس جواس کو مانیں گے اوراس کا ساتھ دیں گے اوزاس کی مدد کریں گے وراس نور کی پیروی کریں گے وراس نور کی پیروی کریں گے جواس کے ساتھ اتر اتو وہی مراد کو پہنچیں گے )

اس آیت شریفه میں اہل کتاب پر آپ میں اس کے خصوصی احسانات کا ذکر کیا جارہا ہے، گذشتہ شریعتوں میں جوبعض نہایت شخت احکامات شخصی آپ میں اللہ کے تھم سے ان کورم فرمادیا اوران کے او پرلدا ہوا بوجھا تاردیا، بس اہل کتاب یہود ہوں یاعیسائی ان کواس آخری نبی اور آخری دین کی قدر کرنی چاہیے، اوراس کو مانتا چاہیے کہ اس میں دنیا میں بھی ان کو ہوات اور کا میا بی ہے اور آخرت کی کا میا بی کا تنہا ہی راستہ ہے۔

كفارومنافقين كاطرزعل

التدنعالى نے كفارومنافقين كے بارے ميں بدارشا وفر مايا ہے كہ جب ان كواللد

اوراس کے رسول میں اللہ کی اطاعت کی طرف بلایا جاتا ہے تو وہ بات نہیں مانے اور اکرتے ہیں، کویا کہ آنحضور میں اللہ کا فافر مانی کو کفر ونفاق کی علامت بتایا جارہا ہے، ارشادہوتا ہے:

﴿ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالُوا إِلَى مَا أَنزَلَ اللّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنكَ صُدُودًا ﴾ (النساء: ٦١) (النساء: ٦١) (اورجب ان ہے کہاجاتا ہے کہاللّہ کی نازل کی ہوئی (کتاب) کی طرف اور رسول کی طرف آجاو تو آپ ان منافقوں کودیکھیں گے کہ وہ آپ کی طرف (آنے میں) اٹک اٹک کررہ جاتے ہیں) کفارومشرکین کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے:

﴿ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالُوا إِلَى مَا أَنزَلَ اللّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ قَالُوا كُو إِذَا قِيلَ لَهُمُ لَا يَعُلَمُونَ حَسُبُنَا مَا وَحَدُنَا عَلَيْهِ آبَائنَا أُولُو كَانَ آبَاؤُهُمُ لَا يَعُلَمُونَ شَيْعًا وَلَا يَهُتَدُونِ ﴾ شَيْعًا وَلَا يَهُتَدُونِ ﴾ (المائدة: ٤٠١)

(اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جواللہ نے اتارااس کی طرف اور رسول کی طرف آجا ور آت ہوں کہتے ہیں کہ ہم نے جس پراپنے باپ دادا کو پایا وہی ہم کوکافی ہے خواہ ان کے باپ دادا ایسے ہول کہ نہ کہ جھ جانے ہول اور نہ تھے راہ جلتے ہول)

اطاعت رسول پرسب سے برداانعام خداوندی

دین کی جان اللہ کے رسول میلائل کی اطاعت ہے، شاعر نے خوب کہا ہے:
محمد (میلائل کی اطاعت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو پھر دیں ناممل ہے
اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب میلائل کی اطاعت پرجس تحفہ کا اعلان فرمایا ہے وہ کسی

چیز پرمبیل ملکا، به اشخصور مدالای محبوبیت کی انتهاء ہے کہ ارشادفر مادیا:

﴿ وَ لَكُ إِن كُنتُم تُحِبُونَ اللّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبُكُمُ اللّهُ وَيَغُفِرُ لَكُمُ اللّهُ عَلَورٌ رَّحِيم ﴿ وَاللّهُ غَفُورٌ رَّحِيم ﴾ (آل عمران: ٣١)

(آپ فرماد بیجے اگرتم اللہ ہے محبت کرتے ہوتو میری راہ چلو، اللہ تم سے محبت کرنے گے گا اور تمہارے گنا ہوں کو بخش دے گا اور اللہ

بہت مغفرت کرنے والانہایت رحم فرمانے والاہے)

اس سے بڑھ کرشان مجوبیت کیا ہوگی کہ آپ ہو گیا گیا کا طاعت کواپنی مجوبیت کی علامت قرار دیا ہر غیب کے باب میں اس سے زیادہ اور کون بات ہوسکتی ہے، اس سے ایک طرف اطاعت رسول ہو گیا گئی انہائی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے تو دوسری طرف آنحضور ہو گئی انہائی محبوبیت کا بھی ، اب بیہ بات ظاہر ہے کہ بیا طاعت جتنی زیادہ مکمل ہوگی انہائی محبوبیت کا بھی ، اب بیہ بات ظاہر ہے کہ بیا طاعت جتنی قرآن مجید کی جو تشریخ رمائی ، دین کی جو تشریخ کر مائی اور اپنے قول و عمل سے امت کے قرآن مجید کی جو تشریخ کر مائی اور اپنے قول و عمل سے امت کے کہو خوص آنحضور ہو گئی کی اور اس کے ایک ایک بیٹ پر عمل کرنا امت کی ذمہ داری ہے، یہاں تک کہ جو خوص آنحضور ہو گئی کی چال ڈھال ، آپ کے عادات واطوار کا بھی شیدائی ہوگا ، آپ میلی کی ایک ایک ایک ایک اور حیات طیب کی ہر ہرخوشبوسے مشام آپ ہوگا ، اللہ تعالی اس کے آن کو معطر کرے گا ، وہ اتنا ہی زیادہ محبوب الہی بنتا چلا جائے گا ، اللہ تعالی اس کے سابقہ گنا ہوں کو بخش دیں گے ، اور اگر بھی بھول چوک ہوئی تو معاف فرمادیں گے ، گر سابقہ گنا ہوں کو بخش دیں گے ، اور اگر بھی بھول چوک ہوئی تو معاف فرمادیں گے ، گر سابقہ گنا ہوں کو بخش دیں گے ، اور اگر بھی بھول چوک ہوئی تو معاف فرمادیں گے ، گر سے کہ اطاعت مکمل ہو، اور کوشش ہی کی جائے کہ ہر مواس سے انحراف نہ ہو۔ شرط یہی ہے کہ اطاعت محکمل ہو، اور کوشش ہی کی جائے کہ ہر مواس سے انحراف نہ ہو۔

#### اسوه

قرآن مجید میں جا بجا اتباع رسول میں لائی کا تھم دیا گیا ہے، اتباع کے باب میں سیر بات خاص اہمیت کی حامل ہے کہ جس کی اتباع کرنی ہے وہ اپنی زندگی میں ایک ایسا

نموندر کھتا ہوجو ہرایک کے لیے کشش کا باعث ہو، جس کود کھے کراپنی زندگی کے نشیب و فراز سمجھ میں آئیں، جس کی روشن تاریکیوں کو دور کردے اور راستہ روشن کردے، جو ایسی کامل اور مکمل انسانی زندگی کا راہبر ہوجس کی رہنمائی میں سخت گھاٹیاں بھی طے ہوسکیں، خلاق عالم ساری انسانیت کوخطاب کر کے فرما تاہے:

ولَقَدُ كَانَ لَكُمُ فِي رَسُولِ اللَّهِ أَسُوةً حَسَنَة ﴾ (الأحزاب: ٢١) (يقينًا تهارے ليے الله كرسول (ميلالله) ميں بہترين تمونه موجود (يقينًا تهارے ليے الله كرسول (ميلولله) ميں بہترين تمونه موجود ہے)

کمال سے اعتدال پیدا ہوتا ہے، اور اعتدال کمال کی نشانی ہے، اور حسن کمال کا نتیجہ ہے، "اسوہ حسنہ حسنہ جب ہی ہوتا ہے، جب وہ کامل و کمل ہو، اللہ کے آخری رسول حضرت محدرسول اللہ مدراللم کو اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء سابقین کے حسن کا مجموعہ بنایا۔

حسن بوسف، دم عیسی، بد بیناء داری سنی خوبال مهم دارند تو تنها داری

تمام انبیاء کو اللہ تعالیٰ نے اپنی اپنی قوموں کے لیے نمونہ بنایا، لیکن خاتم النہین میلالا کو تمام لوگوں کے لیے اور قیامت تک کے لیے نمونہ قرار دیا، اور آپ میلالا کو تمام لوگوں کے لیے اور قیامت تک کے لیے نمونہ قرار دیا وال سفات کو ہر طرح کے حسن ظاہر وباطن کا ایسا مظہراتم قرار دیا کہاس جیبانہ پہلے ہوا، نہ ہے، نہ ہوگا۔

کوئی کسی شعبہ زندگی سے تعلق رکھتا ہووہ امیر ہویا غریب، حاکم ہویا محکوم، خاص ہویا عام، وہ کسی کا باپ ہویا کسی کا شوہر، وہ کسی کا بھائی ہویا عزیز، چھوٹا ہویا برا، غرض ہویا عام، وہ کسی کا باپ ہویا کسی کا شوہر، وہ کسی کا بھائی ہویا عزیز، چھوٹا ہویا برا، غرض جو بھی ہواس کے لیے اللہ کے رسول میں اللہ کے رسول میں اللہ کا مبارک زندگی میں نمونہ موجود ہے۔
علامہ سیدسلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے نہایت بلنغ اسلوب میں رقم طراز ہیں:
مار دولت مند ہوتو مکہ کے تاجراور بحرین کے خزینہ دارکی تقلید کرو،

الرغريب موتوشعب الى طالب كے قيدى اور مدينه كے مهمان كى كيفيت سنو، اكر بادشاه موتوسلطان عرب كاحال يدهو، اكررعايا موتو قریش کے محکوم کوایک نظر دیکھو، اگر فاتے ہوتو بدر دخین کے سپہ سالار يرنگاه دور اؤ، اگرتم نے تنگست کھائی ہے تو معرکه احد سے عبرت حاصل كروء اكرتم استاداور معلم بوتوصفه كى درس گاه كے معلم قدس كو ديكهو، اكرشاكرد موتوروح الامين كيهامنے بيضنے والے يرتظر جماؤ، اگرواعظ اور ناسح ہوتو مسجد مدینہ کے منبر پر کھڑے ہونے والے کی بالمين سنوء اكرتنهاني وبيكسي كعالم مين في كم منادى كافرض انجام دینا جاہتے ہوتو مکہ کے بے یار و مددگار نبی میکائن کا اسوہ حسنہ تمہارے سامنے ہے، اگرتم فن کی نفرت کے بعدایے وشمنوں کوزیر اور مخالفول كوكمزور بناهيكي موتوفاح مكه كانظاره كرو، اگراييخ كاروبار اور دنیاوی جدوجهد کالقم ونسق کرنا جاہتے ہوتو بی تضیر، خیبر اور فدک كى زمينوں كے مالك كے كاروبار اور تقم وتسق كو ديھو، اگريتيم موتو عبداللدوآمنه کے جگر گوشہ کو نہ بھولو، اگر بچہ ہونو حلیمہ سعد ہیے لا ڈے نیچ کودیکھو، اگرتم جوان ہوتو مکہ کے ایک چرواہے کی سیرت يدهو، اكرسفرى كاروبار ميس موتو بصرى كے كاروان سالار كى مثاليس ڈھونڈو، اگرعدالت کے قاضی اور پنجابتوں کے ٹالٹ ہوتو کعبر میں نورا فناب سے پہلے داخل ہونے والے ثالث کودیکھو جوجر اسودکو كعبه كاليك كوشه ميل كهز اكرد باب، مدينه كي يحي مسجد كصحن مي بيضن واليم منصف كوديكهوجس كى نظرانصاف ميں شاہ وگدااورامير وغریب برابر تھے، اگرتم بیویوں کے شوہر ہوتو خدیجہ اور عائشہ کے

مقدس شوہر کی حیات پاک کا مطالعہ کرو، اگر اولا دوالے ہوتو فاطمہ کے باپ اور حسن وحسین کے نانا کا حال پوچھو، غرض تم جوکوئی بھی ہو اور کسی حال میں بھی ہو، تہاری زندگی کے لیے نمونہ اور تہہاری سیرت کی درسی واصلاح کے لیے سامان، تہہارے ظلمت خانہ کے لیے ہوایت کا چراغ اور راہنمائی کا نور محمد رسول اللہ میں اللہ علیات کی جامعیت کری کے خزانہ میں ہروفت اور ہمہ دم مل سکتا ہے '۔(۱)

مدیند منورہ کے وہ دن جب قویس مسلمانوں پر ٹوٹ پڑیں، سخت سردی کا دانہ عررت کا دور، خندق کھودی جارہی ہے، فاقہ کئی کا عالم ہے، لوگ پیٹ پر پھر بائد ھنے پر مجبور ہیں، ایک اللہ کا بندہ اللہ کے رسول میں لائے سے اپنا بی حال عرض کرتا ہے وہ میں آپ میں ہود وہ پھر بندھے ہیں، ایک صحابی خندق کھود نے ہیں مصروف ہیں، مضبوط چٹان حائل ہوجاتی ہے، آنحضور میر اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کرتے ہیں، آپ میں اور ایک عال میں تشریف لے جاتے کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کرتے ہیں، آپ میں اور ایس خت عرب کے وقت ہیں اور ایک بی وار میں وہ چٹان تو دہ خاک ہوجاتی ہے، اور ایس خت عمرت کے وقت ان کی مبارک زبان سے نکلتا ہے کہ مجھے کسری وقیصر کے محلات و بیئے گئے، صحابہ کرام ضی اللہ عنہم آپ میں گھرائے کی ساتھ ہیں، آپ کا نمونہ ان حضرات کے سامنے ہے، سخت صنی اللہ عنہم آپ میں ہوتی اور بیہ آیت شریفہ ات تی سے سخت حالات میں بھی ان کے پاول میں لغزش نہیں ہوتی، اور بیہ آیت شریفہ اتر تی سے سخت حالات میں بھی ان کے پاول میں لغزش نہیں ہوتی، اور بیہ آیت شریفہ اتر تی سے خت حالات میں بھی ان کے پاول میں لغزش نہیں ہوتی، اور بیہ آیت شریفہ اتر تی سے خت حالات میں بھی ان کے پاول میں لغزش نہیں ہوتی، اور بیہ آیت شریفہ اتر تی سے خول قدد کان کہ کے فی رَسُولِ اللّهِ أُسُوهٌ حَسَدَه کی

وہ سب کے سب اللہ ہے ملاقات کے مشاق اور آخرت کے دن کا یقین رکھنے والے ہیں، اللہ کے یہاں بے حساب نعمتوں کے لیے، ہر طرح کی قربانی کے لیے ہمہ وقت تیار ہیں، وہ ایمان رکھتے ہیں کہ وہاں کی کامیا بی صرف اسوہ حسنہ کو اختیار کرنے

<sup>(</sup>۱) ما خوزاز: خطبات مراس می ۱۵۰-۲۸

میں ہے،اس کواپی زندگی میں لانے کے لیے وہ سب کچھ نچھا در کرسکتے ہیں۔

یہ اسوہ حسنہ زندگی کے تمام لمحات کے لیے ہے، وہ خوشی کے لمحات ہوں یاغم
کے، راحت وآ رام کے دن ہوں یا مشقت وعسرت کے، دوستوں کے ساتھ برتاؤ ہویا
دشمنوں کے ساتھ،عزیزوں کے ساتھ ہویا غیروں کے ساتھ، آنحضور میں لا کی مبارک
زندگی ہرحال میں نمونہ ہے،اور ہرایک کے لیے ہے۔

مکہ کرمہ کی تیرہ سالہ دشوار پول سے بھری زندگی ہے، آنحضور میرالا کوت پیش کرتے ہیں تو آپ میرالا کوگالیاں دی جاتی ہیں، طاکف کے بازار میں آپ میرالا کی گئی کا میارک کوزخی کیا جارہا ہے، آپ میرالا کوشہید کرنے کی سازشیں رچی جارہی ہیں، گراس رحمت کا عالم کا اسوہ حسنہ کیا ہے، صحابہ اس کا نمونہ ہیں، ان میں کمزور بھی ہیں اور طاقتور بھی، ان میں مزور بھی ہیں اور طاقتور بھی، ان میں بدلہ لینے کی صلاحیت رکھنے والے بھی ہیں، گراسوہ حسندان کے سامنے ہے، سب کھے سنتے ہیں، اور حضور میرالا کے طریقہ سے انحراف ہیں کرتے۔

بدر کا میدان ہے، دشمنوں کا نشکر جرار ہے، تین سوتیرہ بغیر کسی تیاری کے آپ
کے ساتھ ہیں، آپ کے چشم وابرو کے منتظر ہیں، اور اس سے بردھ کر مثال کیا ہوگی کہ صدیبیہ میں سلح ہور ہی ہے، آپ کے متوالے آپ کے سامنے ہیں، بیت اللہ کے شوق میں نکلے ہیں، مُرحَم نبوی کے آگے سرخم ہیں، آپ نے احرام اتارا، سرمبارک میں حلق کر وایا، آپ کا اسوہ ہی نجات کا ضامن ہے، اتنی تیزی سے سرمنڈ وائے جانے لگے کہ لگتا ہے کہیں جلدی میں سرکٹ نہ جائے، (۱) اس وقت موقع تھا ان کی طرف سے اجازت ہوتی تو کہ والوں سے دودو ہاتھ کرنا کیا مشکل تھا، مگر آپ میران کے فیصلہ کے اجازت ہوتی کی گنجائش ہے۔

غرض ہے کہ آپ میلائل کا اسوہ حسنہ صحابہ نے جس ایمان ویقین کے ساتھ اختیار

<sup>(</sup>۱) ملاحظه و:صحيح البخارى: ۲۲۲۱

کیا، وہ ﴿ لَقَدُ کَانَ لَکُمُ فِی رَسُولِ اللّهِ أَسُوةً حَسَنَة ﴾ کی ملی تفییر بھی ہے، اور قیامت تک آنے والوں کے لیے ایک حسین تعبیر بھی، جو بھی اس کو دیکھے گا دو تا کہ دیکھے گا دو تا کہ دیکھوں کو دیکھوں کو دیکھوں کے دیکھوں کو دیکھوں کو دیکھوں کو دیکھوں کو دیکھوں کے دیکھوں کو دیکھوں کو دیکھوں کو دیکھوں کو دیکھوں کو دیکھوں کو دیکھوں کے دیکھوں کو دیکھوں کو دیکھوں کو دیکھوں کو دیکھوں کے دیکھوں کو دیکھوں ک

سائیک علی دعوت بھی ہے، ایک طرف قرآن ہے دوسری طرف آپ کے حسین زندگی ہے، جوقرآن کا مرقع ہے، قرآن مجید کے پڑھنے والے کفروشرک کی دنیا میں کتنے ہیں، مگرآپ میلالا کی مبارک زندگی کاعکس دیکنے والے ہزاروں ہیں، جو بھی اس سانچہ میں ڈھل جائے اور اسو و حسنہ کی تفسیر بن جائے وہ اللہ کے یہاں بھی مقبول ہے، اور اس کی زندگی عالم انسانیت کے لیے چلتی پھرتی دعوت ہے۔

﴿ لَفَ دُكَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أَسُوةً حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرُجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيراً ﴾ كى نداصحابه ن بھی می اورول میں بسالی، زندگی والیکوم الآخِر وَذَكرَ اللَّه كثیراً ﴾ كی نداصحابه ن بھی مطابق بنائی، اور رہتی دنیا تک کے لیے ایک نمونہ زندگی چھوڑ گئے۔

بیندا قیامت تک آتی رہے گی جس کو بھی اللہ سے ملاقات کا اور آخرت کے دن کا یفتین ہوا وروہ اللہ کا خوب ذکر کرتا ہو، اس کا دھیان رکھتا ہو، وہ اس ندا پر لبیک کے، اور اپنے ہر طرز نبوی کو اس نبوی سانے میں ڈھالنے کی کوشش کرے، جو ہرانسان کے لیے انسان کا مل کا ایک ایسا کمل نمونہ ہے جو نہ کوئی پیش کرسکا ہے اور نہ قیامت تک پیش کرسکا ہے اور نہ قیامت تک پیش کرسکا ہے اور نہ قیامت تک پیش کرسکا ہے۔

### 

نی اکرم میرالا کی اتباع ایمان کی علامت ہے، اور آپ کا اسوہ حسنہ تمام انسانوں کے لیے روشی کا مینار ہے، تمام ایمان والوں کو بیرلازم ہے کہ وہ ہر حال میں آپ کی بیروی کریں اور اپنے دلوں اور د ماغوں کوان مبارک احکامات کے لیے ایبا ڈھال لیس کہ خواہ ظاہری طور پر کتنا ہی نقصان نظر آتا

ہو، ونیا کی دولت وعزت رخصت ہوتی ہوئی نظر آتی ہو، کین فرمان رسالت کے آگے ہر چیز ہی ہو، اور جب بھی آب میں اللہ کا تھم سامنے آجائے سرتسلیم خم کردیا جائے ، اور ول ود ماغ کواس پر پوری طرح مطمئن کرلیا جائے ، اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿ فَلَا وَرَبُّكَ لَا يُومِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَحَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجاً مَّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسُلِيما ﴾ لا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجاً مَّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسُلِيما ﴾ (النساء: ٦٥)

(بس نہیں آپ کے رب کی شم وہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتے جب تک وہ اپ جھڑوں میں آپ کو فیصلہ کرنے والا نہ بنالیں پھر آپ کے فیصلہ کرنے والا نہ بنالیں پھر آپ کے فیصلہ پراہیے جی میں کوئی تنگی محسوں نہ کریں اور پوری طرح مرتشلیم خم کردیں)

آپ کا ہرفیصلہ حقیقت میں فیصلہ اللی ہے، آپ مین کو کم دیا جارہ ہے:

﴿ وَأَن احُکُم بَیْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللّٰهُ ﴾ (المالدة: ٩٤)

﴿ اور آپ توان کے درمیان جواللہ نے اتارااس کے مطابق ہی فیصلہ کرتے رہے)

متعدد مواقع ایسے آئے کہ مشرکین مکہ نے اور پھر منافقول نے چاہا کہ وہ آپ مدولان سے اپنی خواہش کے مطابق فیصلہ کرائیں مگر اللہ نے اپنی خواہش کے مطابق فیصلہ کرائیں مگر اللہ نے اپنے نبی مدالان کے مطابق بندر بعدوجی حقیقت سے آگاہ فرمادیا،اورلوگوں کی چرب زبانی ان کے پچھکام نہ آسکی۔ بذر بعدوجی حقیقت سے آگاہ فرمادیا،اورلوگوں کی چرب زبانی ان کے پچھکام نہ آسکی۔

#### عظمت واطاعت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طبیبہ میں کون ایمان والا اس سے واقف نہیں کہ اسے صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس تشریف فرما ہیں لیکن جذبہ اطاعت کو ابھار نے کے لیے بیت بیٹے جائے اور اطاعت کا لیے بیت بیٹے جائے اور اطاعت کا لیے بیت بیٹے جائے اور اطاعت کا

جذبہ پیدا ہوجائے، اللہ کی طرف سے بیاحیان جنلا یا جارہا ہے کہ ہمیں بیخصوصیت حاصل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم میں موجود ہیں، تم براہ راست مستفید ہور ہے ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو فرماتے ہیں وہ اللہ کی طرف سے ہے، تمام کے تمام تشریعی احکامات اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہیں، ان میں کسی کی رغبت اور خواہشات کو خل نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جورائے قائم فرماتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مؤید ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ ہر طرح کے مصالے اور ضروریات کے جانے طرف سے مؤید ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ ہر طرح کے مصالے اور ضروریات کے جانے والے ہیں، علیم ونہیر ہیں، جو تم بھی رسول کی جانب سے دیا جائے، اس میں چوں چرا کی مخودرائے طلب فرمائیں یا آپ کومشورہ کی مخودرائے طلب فرمائیں یا آپ کومشورہ کی مخودرائے طلب فرمائیں یا آپ کومشورہ ویا جائے اور اس میں کسی قتم کا اصرار نہ ہوتو اس کی اجازت ہے، اس کے متعدد واقعات حدیث وسیرت میں موجود ہیں۔

غزوهٔ بدر کے موقع پر حضرت حباب بن منذررضی الله عنه کامشوره آپ سلی الله علیه وسلم نے قبول فرمایا(۱) غزوهٔ خندق کے موقع پر خود آپ سلی الله علیه وسلم حضرت سلمان فاری سے مشوره لیا(۲) غزوهٔ احد کے موقع پر آنخضرت سلی الله علیه وسلم کی رائے مدینہ میں قیام کی تھی لیکن وہ صحابہ جوغزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکے تھے جذبہ جہاداور شوق شہادت سے سرشار تھ (۳) انھوں نے باہرنکل کرمقابلہ کرنے کی رائے دی، آپ سلی الله علیہ وسلم نے ان کی طیب خاطر کے لیے ان کی رائے قبول فرمالی، اس کا پچھنقصان بھی ہوا، غزوهٔ احد میں بڑے برئے صحابہ کرام شہید ہوئے، فرمالی، اس کا پچھنقصان بھی ہوا، غزوهٔ احد میں بڑے برئے سے سال الله علیہ وسلم کی خواہش اس میں ہے قوفر آ سرشلیم خم دے رہ بین اور آپ سلی الله علیہ وسلم کی خواہش اس میں ہے قوفر آ سرشلیم خم کردیتے اور اگر بین اور آپ سلی الله علیہ وسلم کی خواہش اس میں ہے قوفر آ سرشلیم خم کردیتے اور اگر

<sup>(</sup>۱) سیرت این شام ۱/۸۷۱ (۲) زادالمعاد، کتاب الجهاد و المغازی، فصل رأی سلمان بحفر النعندق/۲۵ (۳) زرقائی ۲۵/۲

کوئی مشوره کی بات ہوتی تو مشورہ بھی دیتے ،حضرت بریرہ جوحضرت عائشہ کی خادمہ تھیں ،ان کوآپ سلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاکلی مشورہ دیا ، انھوں نے دریافت کیا کہ اللہ کے رسول! یہ آپ کا تھم ہے یا صرف خاکلی مشورہ ہے؟ جب آپ سلی اللہ علیہ وسلم نے فر مایا کہ تم نہیں صرف مشورہ ہے تو انھوں نے معذرت فر مالی ،اور آپ سلی اللہ علیہ وسلم نے اس کوقبول فر مالیا بھی نہیں دیا۔ (۱)

#### 16/09/

بيرسارى تفصيل اس زمانه تك محدودهمى جب احكامات شريعت نازل مورب تنے، ان میں بھی ردوبدل بھی ہوتا، احکامات منسوخ بھی ہوتے، لیکن تنیس سال کی مدت میں جب بیشر بعت ممل ہوگئ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ونیا سے تشریف لے کیے توبه پورانظام متعین ہوگیا، اب کسی حکم میں تبدیلی کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہی، اور نہ اس کی مخبائش باقی رہی کہ کسی مسئلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے چھ دریافت کیا جاسكتا ہو،آپ صلى الله عليه وسلم نے ہر چيز تفصيلى طور پربيان فرمادى، اب آپ صلى الله عليه وسلم كالمائح بموسة نظام شريعت كى پيروى برامتى كا فرض ہے، اور جو يحمنقول ہے وہ مم شریعت ہے، بیا سیم اب کسی طرح ممکن نہیں کہ کسی مسئلہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم كى بشرى رائع كهدكر جيوز دياجائع ،كوئى اگرايياسوچتايارائے ركھتا ہے توبياس كے ليے خطرے كى بات ہے،آپ صلى الله عليه وسلم اسوة كامله بين،آبيت شريفه ميں خطاب براہ راست حضرات صحابہ سے ہے الین بالواسطہ بوری امت کوخطاب کیا جار ہا ہے، اور جس طرح قرن اول میں ترتیب بدل جانے کے نتیجہ میں جرائی و سركرداني كاخطره تفاوه خطره آج بھى ہے،آب صلى الله عليه وسلم كو يورى امت كے ليے مطاع بنایا گیا، ہرامتی کی حیثیت بنیادی طور پرمطیع کی ہے، اسی طرح آپ صلی الله علیہ

<sup>(</sup>١) صحيح بخارى، كتاب النكاح،باب شفاعة النبي صلى الله عليه وسلم

وسلم کی لائی ہوئی شریعت کی حیثیت بھی مطاع کی ہے،علمائے امت کونائین رسول اس ہناء پر کہا گیا ہے کہ وہ آپ سلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کے حامل ہیں، ان کے ان فیصلوں میں جو قرآن وسنت سے ما خوذ ہوں ان کی پیروی بھی لاژم ہے، در حقیقت بیان کی پیروی نہیں بلکہ نی سلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہے۔

#### اطاعت مطاق

جس طرح آپ ملی الله علیه وسلم حیات طیبه میں مطاع سے، اس طرح آج مجی مطاع ہیں، اور آپ کی اطاعت کا مظہر آپ کی شریعت کا اتباع ہے اور جس طرح آپ آپ کی حیات طیبہ ہیں آپ کی رائے کو کسی کی خواہش وضرورت یا مصلحت کی خاطر تبدیل کروین میں سخت جیرانی کا اندیشہ ہے، قرآن مجید میں صاف کہد دیا گیا ہے:

﴿ لَوْ يُطِیْهُ عُمْ فِی كَثِيْرٍ مِّنَ اللَّمْرِ لَعَنِثُمْ ﴾ " آگروہ (یعنی نبی ملی الله علیه وسلم) بہت ہے امور میں تمہاری بات ما نیں تو تم چکر میں پڑجاؤ۔ "آپ ملی الله علیہ وسلم کی میات میں چونکہ اس کا احتمال تھا کہ صحابہ کی رائے اختیار کی جاتی اور مشاورت ہوتی، اس لیے "فِی کَثِیْرِ مِّنَ اللّٰمُرِ "فر مایا گیا، آپ ملی الله علیہ وسلم کی وفات کے بعد اس کا کوئی احتمال باقی نہیں رہا، اس لیے کسی بھی منصوص تھم شرعی میں ایسی گفتگو کی بھی کا کوئی احتمال باقی نہیں رہا، اس لیے کسی بھی منصوص تھم شرعی میں ایسی گفتگو کی بھی اور عمل کرنا اور کرانا علائے امت کی ذمد داری ہے۔

موجودہ دورکا بیا کی بڑا فتنہ ہے کہ بہت سے نام نہا دعلاء یا وہ جدیدتعلیم یا فتہ طبقہ جو کتاب وسنت سے ناواقف ہے، بعض مرتبہ منصوص احکا مات شرعیہ کے بارے میں ایسی رائے کا اظہار کرتا ہے جس کی کوئی مخبائش نہیں ہوتی، اور اگروہ رائے تتلیم کرلی جائے تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت مطاع کی نہیں رہ جاتی، بلکہ اس میں اپنی رائے کوان کی رائے پرغالب کرنا ہے، اور اس کے نتیجہ میں امت کے اس میں اپنی رائے کوان کی رائے پرغالب کرنا ہے، اور اس کے نتیجہ میں امت کے

لیے چرانی کے سوا کی جہیں، آج ایک رائے ہے، کل دوسری رائے سامنے آئے گا،
اور شریعت کھلواڑ بن کررہ جائے گا، اور اس کا مقصد فوت ہوجائے گا، قرآن مجید
میں اس کے لیے "عنت" کالفظ استعال ہوا ہے، جس میں مشقت شدیدہ کا بھی
مفہوم ہے، اور اختلال کا بھی، یعنی سخت دشواری کے نتیجہ میں آ دمی چکرا کررہ جائے
گا، اس کو پھرکوئی سرانیل سکے گا، امت کے ہر ہر فردی فرمداری ہے، خواہ کسی طبقہ
سے اس کا تعلق ہو، شریعت مطہرہ سے اس کا تعلق بھی ٹو منے نہ پائے، اس لیے کہ
جب ایک مرتبہ آ دمی تاریکی میں بڑجا تا ہے تو پھر اس کوراستہ ملنا سخت دشوار ہوجا تا
جب ایک مرتبہ آ دمی تاریکی میں بڑجا تا ہے تو پھر اس کو راستہ ملنا سخت دشوار ہوجا تا
جب ایک مرتبہ آ دمی تاریکی میں بڑجا تا ہے تو پھر اس کو راستہ ملنا سخت دشوار ہوجا تا
کوروشنی کہاں سے ملے گی؟!)

آ شخصور ملائل کے حیات طیبہ میں آپ براہ راست فیصلے فرماتے تھے، اور اس کو مانا اور اس کے مطابق عمل کرنا سننے والوں پر لازم تھا، اگر کوئی اس سے انحراف کرتا تو اس کے نفاق کی کھلی علامت بھی جاتی تھی ، اللہ تعالی نے آپ کے ارشادات کو فیصلہ کن قرار دیا ، اور ان پرشرح صدر کے ساتھ کل کو ضروری فرمایا ، آبیت شریفہ میں بردی تاکید کے ساتھ تم کھا کریہ بات فرمائی جارہی ہے:

﴿ فَلَا وَرَبُّكَ لَا يُومِنُونَ حَتَّى يُحَكَّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمُ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمُ حَرَجاً مّمّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسُلِيما ﴾ لا يَجدُوا فِي أَنفُسِهِمُ حَرَجاً مّمّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسُلِيما ﴾ (بس برگرنبيس، ان كرب كاتم وهمومن بيس بوسكة جب تك كه اين خزاعات ميس آب سے فيلے نه كرائيس)

آیت کا شان نزول جوبھی ہواس میں جو تھم دیا جارہا ہے ہر شخص کے لیے اور قیامت تک کے لیے اور قیامت تک کے لیے ہے۔ آپ میں اللہ کی مبارک سیرت، آپ کے ارشادات، آپ کی سنن فیصلہ کن ہیں، ان کے مطابق عمل کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔

اجماعی زندگی میں اختلافات کا پیدا ہونا عام بات ہے، مزاجوں کا فرق، خیالات وافکارکامختلف ہوجاناتعجب کی بات ہیں، لیکن اس میں جب دولت وعزت کی ہوس گھر کرلیتی ہے تو جھڑ ہے بردھتے ہیں، بات گالی گلوج تک اور بھی قتل و غارت مرک تک بہنچ جاتی ہے، جب کہ حدیث میں ہے:

"سباب المسلم فسوق وقتاله كفر"(١)

(مومن کوگالی دینا گناه کی بات ہاوراس سے قال کرنا کفر ہے)

اس کے باوجودا چھے اچھے دینداروں میں یہ برائیاں پیدا ہوجاتی ہیں اور بھی دین کالیول لگا کر یہ سب کام کئے جاتے ہیں، اور اپنی بات کی بی کی جاتی ہیں، اور اپنی اور پھی نافر مان ہوتے ہیں جو کھلے عام شریعت کی نافر مانی کرتے ہیں، اور اپنی دولت اور عزت بردھانے کے لیے ہر طرح کے بیع، جھوٹ کا سہارا لیتے ہیں، اور دوسروں کی عزت لینا چاہتے ہیں یا دنیا کے حصوں کے لیے دوسروں کاحق مارتے ہیں، اور اور لڑتے جھگڑتے ہیں۔

آیت شریفه میں ہرتم کے لوگوں کو ہدایت دی جارہی ہے جب بھی جھاڑے پیدا ہوں تو اس کا فیصلہ آنخصور میں الله فرما ئیں گے، آپ کی سیرت فیصلہ کن ہوگی ، جو قیامت تک تک زندہ رہے گی ، آپ میں الله کا ہر طرز عمل ، ہرارشاداور ہرتعلیم زندہ ہے، اور قیامت تک کے لیے اللہ نے اس کے حفظ و بقاء کا فیصلہ فرمادیا ہے، وہ سب کے لیے رہنما اور فیصلہ کن ہے، ہرمسکلہ میں وہ چھوٹا ہویا ہوا ، انفرادی ہویا اجتماعی ، اس کا تعلق گھر بلوجھاڑوں سے ہو یا اجتماعی اختماعی ، اس کا تعلق گھر بلوجھاڑوں سے ہو یا اجتماعی اختماعی ان تمام مسائل میں فیصلہ یا اجتماعی اختماعی ان تمام مسائل میں فیصلہ آپ میں دوات کے بیر ، ان تمام مسائل میں فیصلہ آپ میں دوات کے ہوئی کی ایمان کی علامت ہے اور یقینا آپ میں فیصلہ کی ہوئی ہیں ، البتہ اب میں دوات کے بعد آپ کی سیرت ، آپ کی سنت ، آپ کے ارشادات و تعلیمات ہی فیصلہ کی ہیں ، البتہ بعد آپ کی سیرت ، آپ کی سنت ، آپ کے ارشادات و تعلیمات ہی فیصلہ کی ہیں ، البتہ بعد آپ کی سیرت ، آپ کی سنت ، آپ کے ارشادات و تعلیمات ہی فیصلہ کی ہیں ، البتہ بعد آپ کی سیرت ، آپ کی سنت ، آپ کے ارشادات و تعلیمات ہی فیصلہ کی ہیں ، البتہ بعد آپ کی سیرت ، آپ کی سنت ، آپ کے ارشادات و تعلیمات ہی فیصلہ کی ہیں ، البتہ بعد آپ کی سیرت ، آپ کی سنت ، آپ کے ارشادات و تعلیمات ہی فیصلہ کی ہیں ، البتہ بعد آپ کی سیرت ، آپ کی سنت ، آپ کے ارشادات و تعلیمات ہی فیصلہ کی ہیں ، البتہ بعد آپ کی سیرت ، آپ کی سنت ، آپ کے ارشادات و تعلیمات ہی فیصلہ کی ہیں ، البتہ بعد آپ کی سیرت ، آپ کی سنت ، آپ کی ایمان کی میں ہیں ۔ البتہ کی سیار کی سیرت ، آپ کی سیرت کی سیرت ہی سیرت کی سیرت

M:(1)3:10:(1)

ضرورت اس بات کی ہے کہ اپنے مزاح وفکر کو آنحضور میرائی کے مزاج وفکر میں اور آپ میرائی کے مزاج وفکر میں اور آپ میرائی کے طریقہ کار میں ڈھالا جائے اور سیرت کا اس نظر سے مطالعہ کیا جائے ، ورنہ اس کا کوئی گوشہ تشدندر ہے، اور اس کی روشنی میں اپنے جھڑوں کا تصفیہ کیا جائے، ورنہ ایمان کا محض دعوی کافی نہیں، اللہ تعالی نے بات بالکل صاف کردی کہ جب تک آپ میرائی کے احکامات اور آپ کے فیصلوں پر پور ااطمینان نہ ہوجائے اور دل ودماغ کواس پر مطمئن نہ کر لیا جائے اس وقت تک ایمان مشتبہ ہے، ﴿وَیُسَدِّمُ وَ یُسَدِّمُ وَا تَسُلِیُما ﴾ کواس پر مطمئن نہ کر لیا جائے اس وقت تک ایمان مشتبہ ہے، ﴿وَیُسَدِّمُ وَ یُسَدِّمُ اللّٰ کے اللّٰہ اس کے لیے کے الفاظ پکار پکار کر کہدر ہے ہیں، صرف زبان سے کہدوینا کافی نہیں، بلکہ اس کے لیے جھک جانا، مرتسلیم خم کردینا اور اس پر پرسکون ہوجانا ضروری ہے۔

ایک دوسری آیت میں پوری وضاحت کردی گئی ہے کہ ایک ایمان والا مردہویا عورت وہ اپنا اختیار اللہ کے دوالہ کر چکا، اب خوداس کوکوئی اختیار باقی نہیں رہا، جو بھی اللہ اوراس کے رسول میں اللہ اوراس کے دورنہ جو نافر مانی پر آمادہ ہوجا تا ہے تو اس کو سخت گمراہ کہا گیا ہے، ارشادہ وتا ہے:

﴿ وَمَا كَانَ لِمُوْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْراً أَن يَحُونَ لَهُمُ الْخِيرَةُ مِنُ أَمْرِهِمُ وَمَن يَعُصِ اللَّهَ وَرَسُولُهُ فَقَدُ ضَلَّ ضَلَّا لَا مُبِينًا ﴾ (الأحزاب: ٣٦)

(اور جب الله اوراس کے رسول کسی معاملہ میں فیصلہ کردیں تو پھرکسی مومن مردیا مومن عورت کے لیے مخبائش ہیں کہ وہ اپنے معاملہ میں با اختیار رہیں اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافر مانی کی تو وہ کھلی مراہی میں پڑھیا)

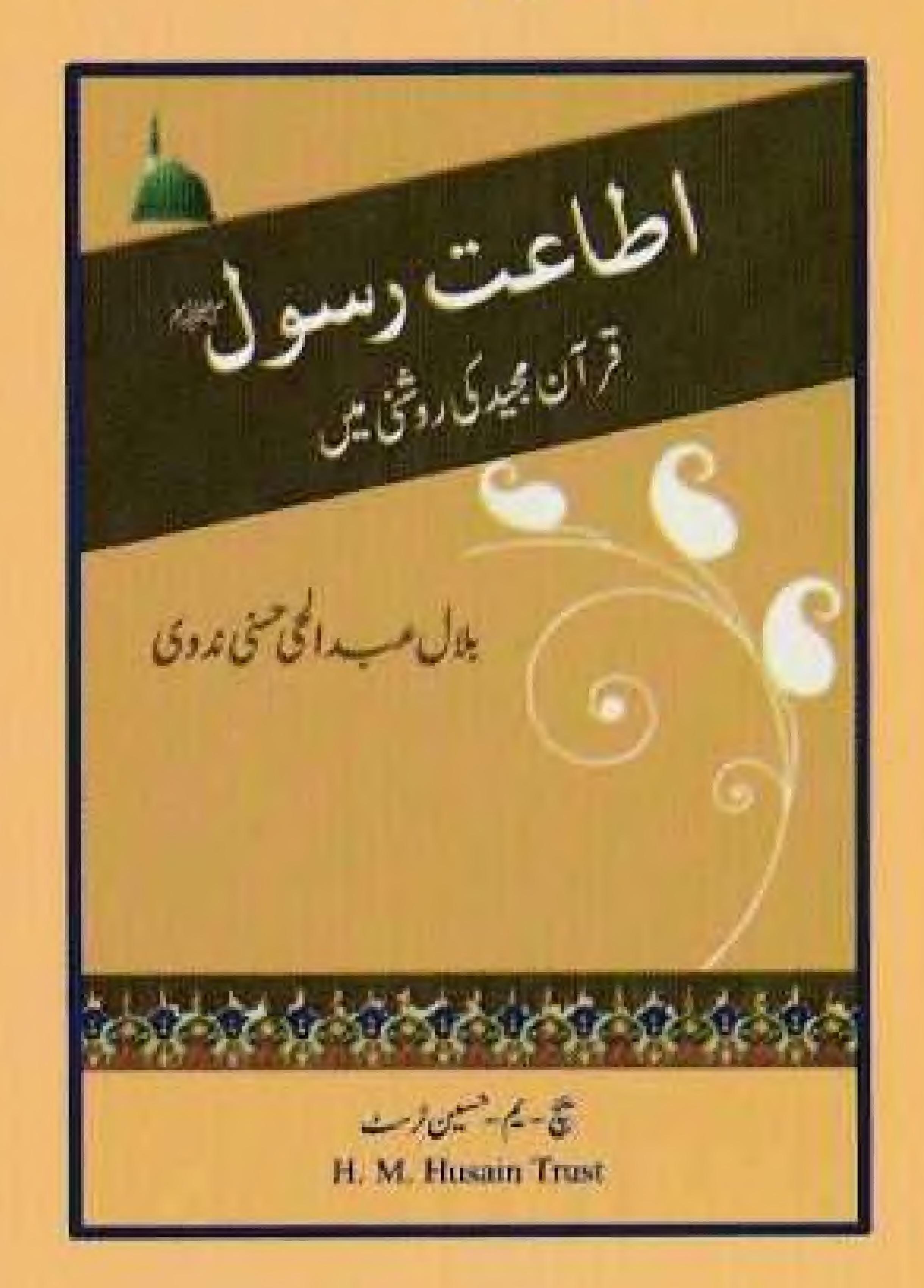
#### 過過過

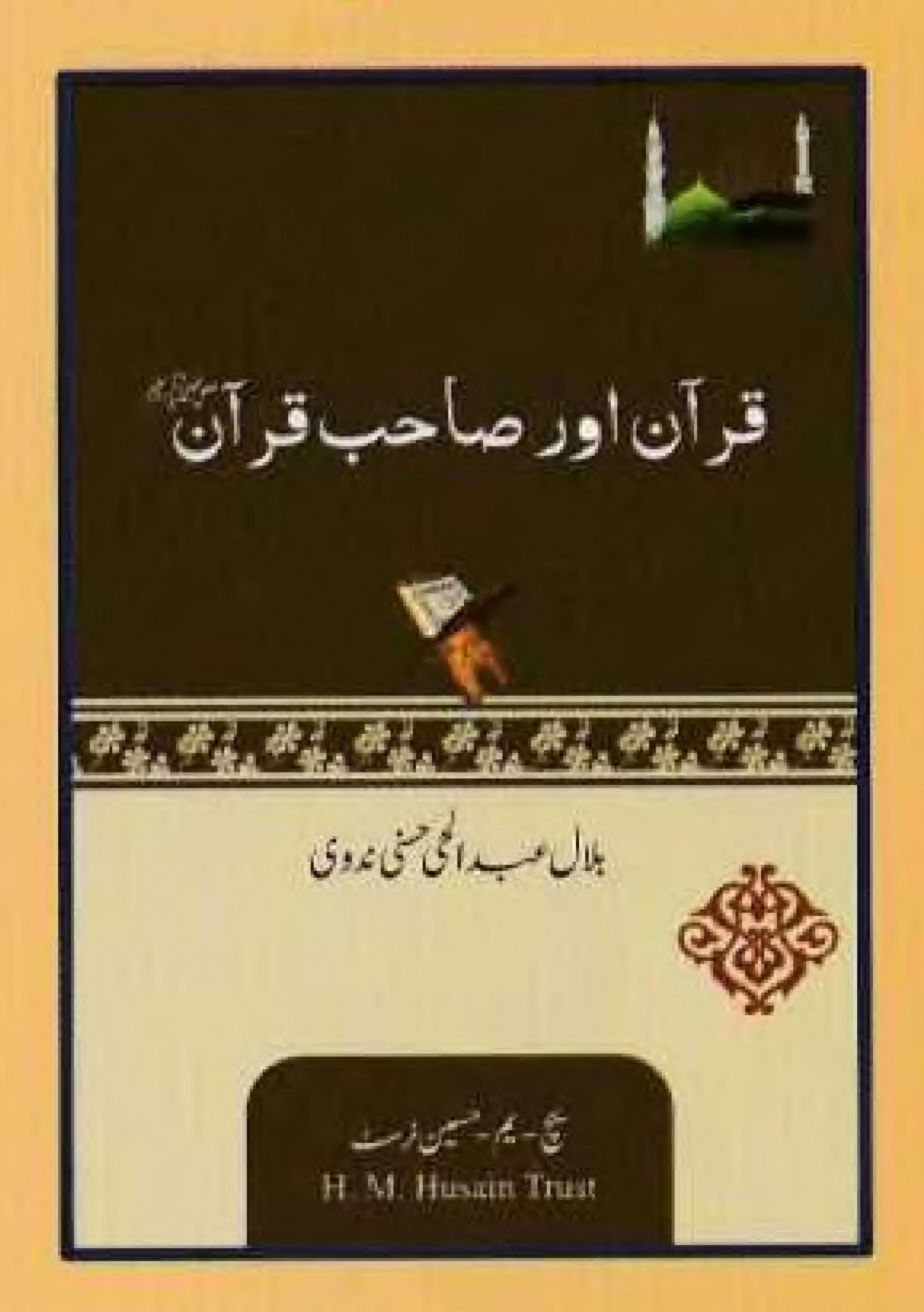
مسكدعقا كدكا موءعبادات كامويا معاملات ومعاشرت كاموه شادى بياه كاموه خوشى

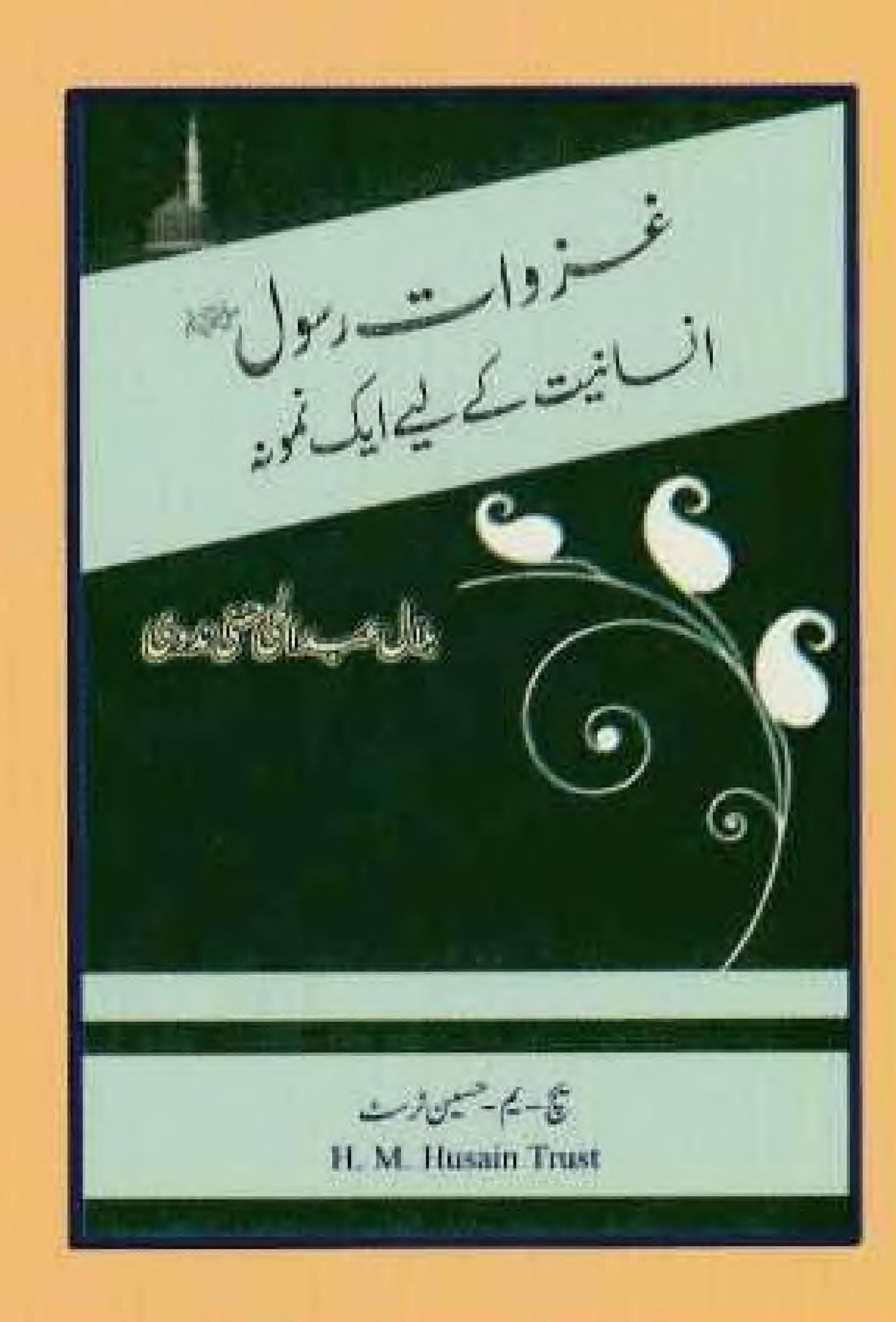
کا ہو یا تمی کا ، ہر مسلم میں رجوع کرنا ہوگا اور آنخضور میرائی کے احکامات کو دیکھنا ہوگا اور اس کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنا ہوگا، نفس کے نقاضے ایک طرف ، عرف و عادت اور رسم و رواج ایک طرف ، لیکن جب بھی سامنے اللہ کے رسول میرائی کا تکم آجائے ، بیہ ہے ایمان کا نقاضہ بلکہ ایمان کی علامت ہے ، کتنا ہی ظاہر میں نقصان نظر آ تا ہو، مگر ہوگا وہی جو آپ میرائی کا فرمان ہو، جب زندگی میں بیرنگ آجائے گا تو آتا ہو، مگر ہوگا وہی جو آپ میرائی کا فرمان ہو، جب زندگی میں بیرنگ آجائے گا تو ایمان پختہ ہوجائے گا، پھرکوئی اس کی بولی نہیں لگاسکتا، یہی ہر مسلمان کی شان ہے ، اور یہی اللہ کا فرمان ہے۔ اور یہی اللہ کا فرمان ہے۔

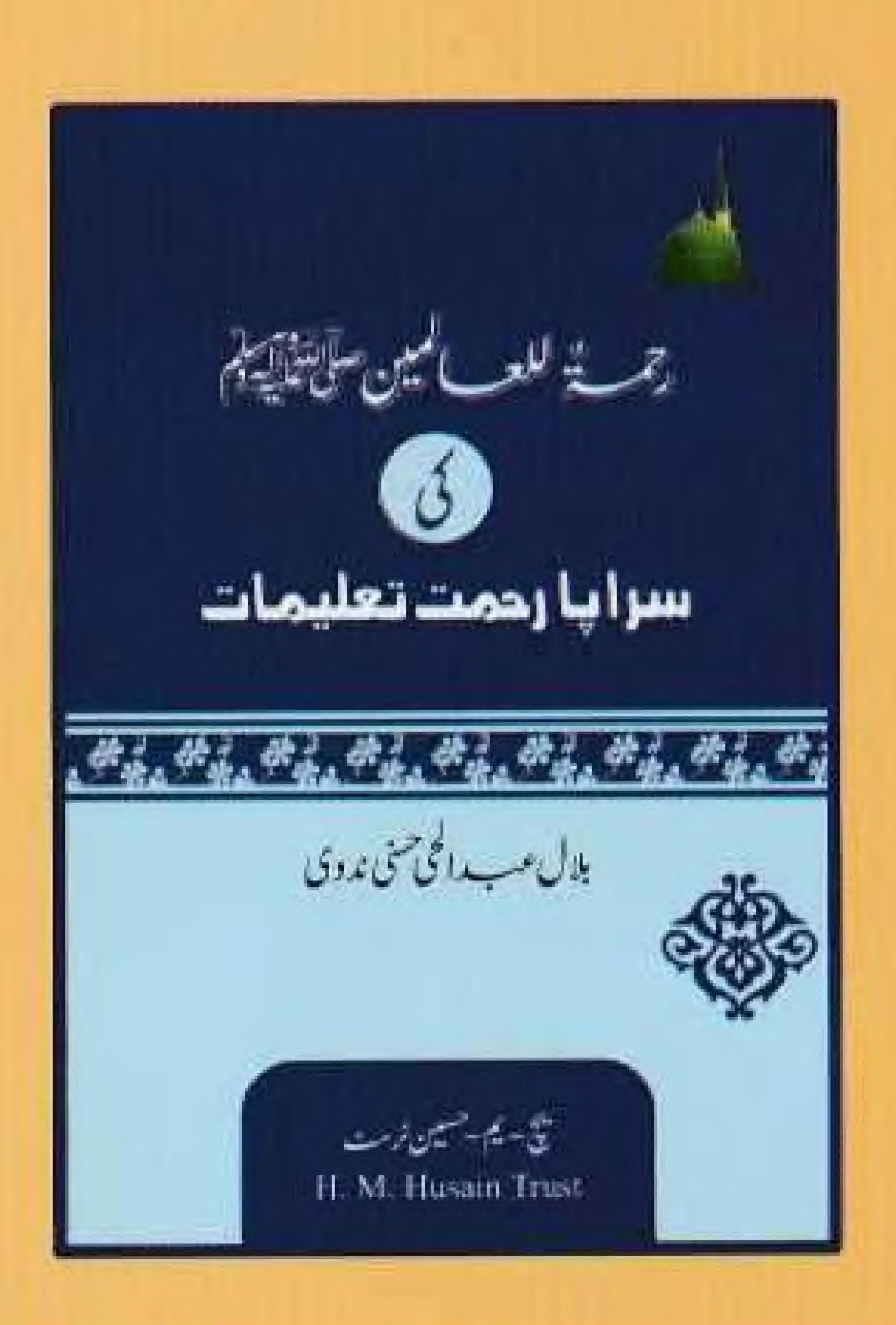


## خطب اس وکن سیریز











الله المارسي

H. M. Husain Trust

E-Mail: hmhamuwash@yahoo.com Cell: +91-7095168679